بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 28

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

24 ذوالحجہ 1444 ہجری قمری • 13 وفا 1402 ہجری شمسی • 13 جولائی 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ وُقِفُوۡا عَلَی النَّارِ فَقَالُوۡا یٰلَیۡتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۸﴾ (الانعام:28)

ترجمہ: اور کاش تُو دیکھ سکتا کہ جب وہ آگ کے پاس (ذرا) ٹھہرائے جائیں گے تو کہیں گے اَے کاش! ایسا ہوتا کہ ہم واپس لوٹا دیئے جاتے، پھر ہم اپنے ربّ کی آیات کی تکذیب نہ کرتے اور ہم مومنین میں سے ہوجاتے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 جولائی 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان قوت قدسی

آپؐ کی تیار کردہ جماعت کو اگر دیکھا جاوے تو وہ ہمہ تن خدا ہی کیلئے نظر آتے ہیں اور اپنی عملی زندگی میں کوئی نظیر نہیں رکھتے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اس درجہ پہ پہنچی ہے کہ اگر تمام انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کسی نے آپؐ کے مقابلہ میں کچھ نہیں کیا۔ یہودی دنیا کے کتے ہیں۔ عیسائیوں کو دیکھو تو وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے چشمے سے دُور جا پڑے۔ کوئی حضرت مریمؑ کی پرستش کرتا ہے کوئی مسیحؑ کو خدا جانتا ہے اور دنیا پرستی ہی شب و روز کا شغل اور کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت کو اگر دیکھا جاوے تو وہ ہمہ تن خدا ہی کیلئے نظر آتے ہیں اور اپنی عملی زندگی میں کوئی نظیر نہیں رکھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُبارک اور کامیاب زندگی کی تصویر یہ ہے کہ آپؐ ایک کام کیلئے آئے اور اُسے پورا کر کے اس وقت دنیا سے رُخصت ہوئے جس طرح بندوبست والے پورے کاغذات پانچ برس میں مرتب کر کے آخری رپورٹ کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اُس دن سے لے کر جب قُمۡ فَاَنۡذِرۡ کی آواز آئی پھر اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ اور اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ کے دن تک نظر کریں، تو آپؐ کی لانظیر کامیابی کا پتہ ملتا ہے۔ ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ خاص طور پر مامور تھے۔ حضرت موسیٰؑ کو اپنی زندگی میں وہ کامیابی نصیب نہ ہوئی جو اُن کی رسالت کا منتہا تھی۔ وہ ارضِ مقدس اور موعود سرزمین کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ سکے، بلکہ راہ ہی میں فوت ہو گئے۔ کافر کب مان سکتا ہے اور ایک بے ایمان آدمی راہ میں فوت ہو جانے اور وعدہ کی زمین میں نہ پہنچ سکنے کے وُجوہات کب سننے لگا۔ وہ تو یہی کہے گا کہ اگر مامور تھے، تو وہ وعدے زندگی میں کیوں پورے نہ ہوئے۔ سچی بات یہی ہے کہ سب نبیوں کی نبوت کی پردہ پوشی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوئی۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 468، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

ابولہب کی بیوی کا قصہ محض خرافات ہے، خدا کا وہ رسولؐ جو ساری دنیا سے نہ ڈرا

ایک کمزور عورت سے اس قدر خائف کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسے غائب کرنا پڑا

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 46 وَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَیۡنَکَ وَبَیۡنَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت کے دو معنی ہیں (1) کہ جب تُو قرآن شریف پڑھتا ہے تو ہم تیرے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک ایسا پردہ ڈال دیتے ہیں کہ وہ پردہ خود بھی چھپا ہوا ہوتا ہے یعنی وہ حجاب بھی ان کی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ یہ اس لئے فرمایا تا کوئی بے سمجھ حجاب کے لفظ سے ظاہری پردہ نہ سمجھ لے۔

بعض لوگوں نے پردہ سے ایسا پردہ مراد لیا ہے کہ جس سے نبی کریم صلعم چھپ جاتے تھے اور انہوں نے زوجہ ابولہب کا قصہ لکھا ہے کہ جب سورۃ الہب اتری تو فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ سن کر وہ غصہ میں بھری ہوئی نبی کریم صلعم کو تکلیف پہنچانے کی نیت سے لپکی۔ نبی کریم صلعم نے دعا کی کہ الٰہی! تو مجھے اسکے شر سے بچالے۔ تو خدا تعالیٰ نے آپ کے آگے پردہ حائل کر دیا اور اس وجہ سے وہ آپ کو دیکھ نہ سکی۔ یہ محض خرافات ہیں۔ خدا کا وہ رسولؐ جو ساری دنیا سے نہ ڈرا اس کمزور عورت سے اس قدر خائف ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کو اسے غائب کرنا پڑا، اس غیر معقول بات کو کوئی عقلمند تسلیم نہیں کرسکتا۔ اس روایت کو پیش کرنے والے یہ بھی نہیں سوچتے کہ خدا تعالیٰ تو اس حجاب کو مَسۡتُوۡر قرار دیتا ہے یعنی وہ پردہ نظر نہیں آتا مگر یہ لوگ پردے کو ظاہر کر کے نبی کریم صلعم کو مستور قرار دیتے ہیں۔

(2) دوسرے معنے اس جملہ کے یہ ہو سکتے ہیں کہ وہ پردہ بھی آگے ایک اور پردے کے پیچھے ہوتا ہے یعنی ایک پردہ ہی تیرے اور ان کے درمیان نہیں ہوتا بلکہ کئی پردے حائل ہوتے ہیں۔ کوئی پردہ قومی غیرت کا، کوئی مال کا، کوئی اخلاق کا وغیرہا، وغیرہا۔ یعنی کبھی لوگ اس خیال سے ایمان نہیں لاتے کہ اس کو مانا تو قوم چھوڑنی پڑے گی۔ کبھی یہ خیال حائل ہوتا ہے کہ مال جاتا رہے گا۔ کبھی یہ بات راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی ہے کہ کئی قسم کے بداخلاق جن کی عادت پڑی ہوئی ہے چھوڑنے پڑیں گے۔ پس اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ جب تک یہ لوگ ان پردوں کو نہ ہٹائیں گے تجھ تک نہ پہنچ سکیں گے مگر مصیبت یہ ہے کہ وہ پردے ایسے ہیں کہ ان کو نظر نہیں آتے۔ ان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ وہ اپنے خیال میں یہ سمجھ رہے ہیں کہ قرآن کریم ہی بُری چیز ہے۔ اگر وہ اچھی چیز ہوتی تو جلدی ہی ہمارے دلوں پر اس کی قبولیت کا اثر ہو جاتا۔ گویا ان کے دلوں پر ایسے زنگ ہیں کہ ان کو اچھی چیز بُری لگتی ہے اور بُری چیز اچھی لگتی ہے۔ اس لئے ایمان کا نصیب ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ ان معنوں کی تصدیق اگلی آیت وَجَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اَکِنَّۃً سے ہوتی ہے کہ ان کے دلوں پر ایک پردہ نہیں بلکہ کئی پردے ہیں۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 344، مطبوعہ 2010 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تم میں سے ہر ایک حکمران اور ذمہ وار ہے ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا

(2409) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: تم میں سے ہر ایک حکمران ہے اور اُس سے اپنی رعیت کے متعلق پرسش ہوگی۔ بادشاہ تو حاکم ہے اِس لئے اس سے اس کی رعیت کی نسبت پوچھا جائے گا اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ پس اس سے بھی اُس کی رعیت (خاندان) کی نسبت پوچھا جائے گا اور عورت بھی اپنے خاوند کے گھر میں حکمران ہے۔ پس اس سے بھی اس کی رعیت کی نسبت پوچھا جائے گا اور نوکر بھی آقا کے مال کی حفاظت کا ذمہ وار ہے۔ پس اس سے بھی اس کی نسبت پوچھا جائے گا۔ (حضرت ابن عمرؓ نے) کہا: مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کا ذکر سنا اور مَیں سمجھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی ذمہ وار ہے اور اس سے بھی اس کے مال کی نسبت پوچھا جائے گا۔ اس لئے تم میں سے ہر ایک حکمران اور ذمہ وار ہے اور اس سے اپنی اپنی رعیت (زیر حفاظت چیزوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الاستقراض، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

موسم گرما میں بآرام رہنے کا آسان طریق
تعارف کتاب: چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کا سنگم
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 23 جون 2023 (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ فن لینڈ کی حضور انور سے آن لائن ملاقات اور حضور کی زرّیں نصائح وہدایات
اعلان نکاح از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
نماز جنازہ حاضر وغائب
اعلانات
وصایا
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

تعارف کتاب: چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کا سنگم

(جدید ایڈیشن 2021ء لندن)

مرتبہ: ایچ. ایم. طارق

خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں چالیس سال بعد دوسری بار شائع ہونے والا ’’چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کا سنگم‘‘ کا نظر ثانی اور اضافہ شدہ ایڈیشن، دیدہ زیب رنگین ٹائٹل کے ساتھ 297 صفحات پر مشتمل ہے جو سابقہ ایڈیشن سے پانچ گنا ضخیم ہے۔ جسکا تعارف 6 صفحات پر مشتمل حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے (بطور صدر مجلس انصار اللہ پاکستان) اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا تھا۔ اس کتاب میں چودھویں صدی میں مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد سے متعلق قرآن و حدیث کے علاوہ بزرگان امت کے 79 رمستند حوالہ جات کے عکس مع ٹائٹل پیش کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس لحاظ سے بھی سلسلہ کے لٹریچر میں عمدہ اضافہ ہے کہ بعض نئے حوالہ جات کے عکس پہلی مرتبہ شائع ہو رہے ہیں۔ مثلاً:

☆حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ میں پیر صاحب آف کوٹھہ شریف (متوفی: 1294ھ) کی چودھویں صدی میں ظہور کی اس الہامی شہادت کا ذکر فرمایا تھا کہ ’’مہدی پیدا ہو گیا ہے۔‘‘ یہ حوالہ پیر صاحب موصوف کی مطبوعہ سوانح حیات سے پیش کر دیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 189)

☆ سورۃ الجمعہ کی آیت وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی تفسیر نبویؐ کے مطابق اس سے مراد رسول اللہؐ کے اُس فارسی الاصل، بروز کی بعثت ہے جس نے اپنے انصار و اعوان کے ساتھ دوبارہ دنیا میں ایمان قائم کرنا تھا۔ اس آیت کی تفسیر قرآنی میں علامہ موسیٰ جار اللہ ترکستانی (متوفی: 1949ء) نے نحوی اعتبار سے ثابت کیا ہے کہ آخرین میں بھی ایک رسول کی بعثت مراد ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 24)

☆مہدی کے عظیم نشان چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی حدیث دارقطنی کے علاوہ قرآنی آیت وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ (القیامۃ: 10) سے بھی مستنبط ہوتی ہے۔ اسکی تائید میں تفسیر حکمۃ البالغۃ کے علاوہ اعلام الحدیث از علامہ خطابی (متوفی: 388ھ) کے حوالہ جات کے عکس پیش ہیں۔ جن کے مطابق اس آیت میں چاند و سورج گرہن کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 95 تا 103)

☆چودھویں صدی میں صداقت مسیح و مہدی کیلئے چاند و سورج گرہن کا جو نشان رمضان 1311ھ بمطابق مارچ، اپریل 1894ء میں ظاہر ہوا، اس کیلئے بطور ثبوت ایک صدی قبل کے اردو اور انگریزی اخبارات کے عکس شامل کتاب ہیں۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 125 تا 130) اسی طرح حدیث دارقطنی بابت چاند سورج گرہن کی سند پر اعتراض کے جواب کیلئے عکس حوالہ پیش ہے۔

(ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 139 تا 143)

☆1894ء کے سورج گرہن کے سائنٹفک ثبوت کیلئے The Nautical Almanac and Astronomical Ephemeris سے سورج گرہن کے نقشہ جات اور ان کی Description دی گئی ہے۔

(ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 127-128)

☆سورت التکویر میں مذکور زمانہ مسیح کی علامت اونٹوں کے بے کار ہونے کا غیر معمولی نشان عجب رنگ میں ظاہر ہوا، جہاں ٹرانسپورٹ کی ایجاد کے بعد 1908ء میں ہزاروں اونٹ جنگلوں میں بے کار چھوڑ دیے گئے اور افزائش نسل کے نتیجہ میں ان کی تعداد بڑھ جانے کے بعد یہی اونٹ شہروں کے پانی پر حملہ آور ہونے لگے۔ نتیجۃً حکومت کو مربوط حکمت عملی کے تحت ان بے کار جنگلی اونٹوں کو ہلاک کرنا پڑا۔ اونٹوں کے بے کار ہونے کی نشانی کے طور پر حکومت آسٹریلیا کی طرف سے جاری کردہ تاریخی سکہ کا عکس بھی پیش کیا گیا ہے۔

(ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 207 تا 209)

☆سورت التکویر و انفطار میں سمندروں کو ملائے جانے کے نشان کے ظہور کی علامات نہر سویز اور نہر پانامہ کا محل وقوع اور نقشہ بھی شامل ہے۔

(ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 211 تا 213)

☆زمانہ مسیح موعود کی پیشگوئی کے طور پر سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار، سورۃ الانشقاق، سورت ہود، سورۃ المرسلات اور سورۃ النباء میں بیان فرمودہ دیگر علامات اور ان کے حیرت انگیز رنگ میں پورا ہونے پر ایک مفید مضمون۔

(ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 197 تا 240)

☆چودھویں صدی میں ظاہر ہونے والے مسیح و مہدی کے دعویدار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ ہی رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق کیوں ’’فرقہ ناجیہ‘‘ کہلانے کی مستحق ہے؟ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 268 تا 284)

نوٹ: یہ کتاب ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل) لندن کے علاوہ یوکے، جرمنی، کینیڈا، امریکہ وغیرہ ممالک کے شعبہ اشاعت اور بک سٹالز سے بھی مل سکتی ہے۔

موسم گرما میں بآرام رہنے کا آسان طریق

ہمارے ملک میں گرمیوں کا موسم بالعموم سخت تکلیف دہ ہوتا ہے خصوصاً جن لوگوں کو پسینہ زیادہ آتا ہے ان کی حالت سخت قابل رحم ہوتی ہے۔ گرمی کی وجہ سے بار بار پانی پینا پھر پسینہ کے ذریعہ نکال دینا بس یہی ہوتا رہتا ہے۔ اسکے علاوہ بے چینی، گھبراہٹ، تکان، عضلات کا پھڑکنا، بے خوابی، اعصابی ضعف، توجہ کا قائم نہ رکھ سکنا، کام کاج کو جی نہ چاہنا، سردرد، یہ سب علامات کم وبیش سب میں پائی جاتی ہیں اور اس کی وجہ گرمی کی زیادتی اور پسینہ کا بار بار آنا ہے۔

تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ گرمی کی تکلیف کا باعث پانی کی کمی نہیں ہوتی بلکہ دراصل نمک کی کمی کے باعث یہ سب علامات نمودار ہوتی ہیں۔ بار بار پانی پی لینے سے یہ علامات دُور نہیں ہوتیں بلکہ زیادہ پسینہ آ کر حالت اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔ پس اس کا علاج صرف یہ ہے کہ گرمیوں میں نمک زیادہ کھایا جائے اور سادہ پانی کی بجائے نمکین پانی پیا جائے۔

جہازوں کے انجن روم اور گہری کانوں کے اندر کام کرنے والے مزدوروں میں بھی یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ ان کو بھی گرمی کی وجہ سے پسینہ بہت زیادہ آتا ہے اور مندرجہ بالا سب علامات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن اگر وہ پانی میں ایک چٹکی معمولی نمک ڈالکر پی لیں تو سب علامات تکان وغیرہ رفع ہو جاتی ہیں جو سادہ پانی سے ہرگز رفع نہیں ہوتیں۔

یہ حقیقت ہے کہ گرمیوں میں جسم انسانی کو نمک کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ پسینہ اور پیشاب وغیرہ کے راستے بہت سا نمک جسم کے اندر سے نکل جاتا ہے جس کی تلافی ضروری ہوتی ہے۔ مگر عجیب بات ہے کہ ہمارے ملک میں کم سے کم نمک موسم گرما میں کھایا جاتا ہے جبکہ اس کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ رمضان کے دنوں میں سحری کے وقت اگر لسی پینی ہو تو نمک کے متعلق تاکید کی جاتی ہے کہ کم ہو ورنہ پیاس لگے گی۔ غرضیکہ نمک کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پسینہ کے ذریعہ نمک جسم سے خارج ہو کر سخت بے چینی پیدا ہونے لگتی ہے۔ مَیں اپنے بھائی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر وہ موسم گرما میں تندرست اور خوش رہنا چاہتے ہیں تو نمک کا خوف دل سے نکال دیں اور خوشی سے نمک زیادہ استعمال کیا کریں۔ کئی لوگوں کا تجربہ ہے کہ وہ گرمیوں میں نمک زیادہ کھا کر تندرست رہتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ پانی میں یا لسی میں اچھی طرح نمک ڈالا کریں اور سالن پر بھی کھانا کھاتے وقت نمک ڈال لیا کریں مگر حد اعتدال کے اندر کیونکہ جس طرح نمک کی کمی مضر ہے اسی طرح نمک کی زیادتی بھی مضر ہے۔

جن لوگوں کو استسقاء یا گردوں کا مرض ہو مثلاً پلکوں اور ٹخنوں پر ورم ہو، ان کو نمک سے پرہیز ضروری ہے۔ اسی طرح حاملہ عورتوں کو حمل کے آخری ایک دو ماہ میں گوشت اور نمک کم کھانا چاہئے۔ نمک کی کمی کی وجہ سے وضع حمل جلدی ہو جاتا ہے اور تکلیف بھی کم ہوتی ہے۔

شاہنواز خان

میڈیکل آفیسر میگاڈی افریقہ

(مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 17/جولائی 1938ء)

128 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر: 18)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (آل عمران: 134) ترجمہ: اور اپنے ربّ کی مغفرت اور اسکی جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

خطبہ جمعہ

تمہیں خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو گروہوں میں سے ایک گروہ پر غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے
خدا کی قسم! میں گویا اس وقت وہ جگہ دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو ہو کر گریں گے

یا رسول اللہ! اب تو آپ کی صداقت ہم پر کھل چکی ہے اور آپ کا مقام ہم پر واضح ہو گیا ہے اب کسی معاہدہ کا کیا سوال ہے
سامنے سمندر ہے آپ حکم دیجئے تو ہم اس میں اپنے گھوڑے ڈالنے کیلئے تیار ہیں اور اگر لڑائی ہوئی تو خدا کی قسم! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے
اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
هٰذَا مَكَّةُ قَدْ اَلْقَتْ اِلَيْكُمْ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے آگے نکال کر ڈال دیے ہیں

یا رسول اللہ! حضرت ابوبکرؓ کو ہم نے آپؐ کی حفاظت کیلئے مقرر کر دیا ہے اور یہ ایک نہایت تیز رفتار اونٹنی آپ کے قریب باندھ دی ہے
اگر خدانخواستہ ایسا وقت آئے کہ ہم ایک ایک کر کے یہاں ڈھیر ہو جائیں تو یا رسول اللہ! یہ اونٹنی موجود ہے اس پر سوار ہو جائیے اور مدینہ پہنچ جائیے

اے اللہ! یہ قریش غرور اور تکبر کے ساتھ تجھ سے لڑنے اور تیرے رسول کی تکذیب کیلئے آ گئے ہیں تُو نے جو مجھ سے نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اسے پورا کر اور آج ہی ان کا خاتمہ کر دے

جنگ بدر کی تیاری کے حالات و واقعات اور صحابہ کرامؓ کی اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ اطاعت اور محبت کا بیان

محترم قاری محمد عاشق صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ و سابق پرنسپل و نگران مدرسۃ الحفظ ربوہ اور محترم نور الدین الحصنی صاحب آف شام کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 /جون 2023ء بمطابق 23 /احسان 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

جیسا کہ گذشتہ خطبے میں بیان ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے مخبروں نے واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قافلے یا لشکر کے آنے کی اطلاع دی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ قریش کا لشکر تجارتی قافلے کے بچاؤ کیلئے بڑھا چلا آ رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب کیا اور انہیں قریش کی صورتحال سے آگاہ کیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور بڑی خوبصورت گفتگو کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے، انہوں نے بھی بڑے خوبصورت انداز میں گفتگو کی۔ پھر حضرت مقداد بن عمروؓ اٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تشریف لے چلیے جدھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ بخدا! ہم آپ کو وہ جواب نہ دیں گے جو جواب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیا تھا کہ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ (المائدۃ: 25) جا تُو اور تیرا رب دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے بلکہ ہم یوں کہیں گے کہ آپ اور آپ کا رب تشریف لے جائیے اور جنگ کیجیے ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر جنگ کریں گے۔

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر آپ ہمیں برک الغماد تک بھی لے جائیں تو ہم آپ کے ساتھ چلیں گے۔ برک الغماد کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ یمن میں ہے اور مکہ مکرمہ سے پانچ منزل کی مسافت پر ہے۔ عربوں کے نزدیک زیادہ سے زیادہ مسافت کی یہ بھی ایک تعبیر تھی۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ آپ کی معیت میں دشمن کے ساتھ جنگ کرتے جائیں گے یہاں تک کہ آپ وہاں پہنچ جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کلمۂ خیر سے نوازا اور ان کیلئے دعا فرمائی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، صفحہ 420-421، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (غزوات النبیؐ از ابو الکلام آزاد، صفحہ 30، مطبوعہ سٹی بک پوائنٹ 2014ء)

ایک مصنف نے یہ لکھا ہے کہ برک الغماد مکے کے جنوب میں کم و بیش چار سو تیس کلومیٹر کے فاصلے پر عام شاہراہ سے ہٹ کر دور دراز مقام تھا جو سفر کی دوری اور مشکل کیلئے بطور محاورہ بولا جاتا تھا جیسا کہ اردو میں کوہ قاف کہتے ہیں جو دوری کے مفہوم کو واضح کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ جتنی مرضی دور تشریف لے جائیں ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد 6، صفحہ 139، بزم اقبال لاہور، اپریل 2022ء)

اس بارے میں ایک وضاحت بھی ہے کہ بعض سیرت نگاروں نے اس موقع پر یہ سوال اٹھایا ہے کہ حضرت مقداد نے جو آیت اس موقع پر پڑھی تھی وہ سورۂ مائدہ کی آیت ہے اور یہ سورت بہت بعد میں نازل ہونے والی سورت ہے اس لیے اس موقع پر یہ آیت پڑھنا محل نظر ہے لیکن پھر خود ہی یہ مفسرین اسکے مختلف جواز بھی پیش کرتے ہیں مثلاً یہ کہ انہوں نے بنی اسرائیل کی یہ بات یہودیوں سے سنی ہوگی یا یہ کہ بعد کے کسی راوی نے یہ آیت شامل کر دی ہوگی۔ بہرحال یہ اعتراض اتنی اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ سیرت کی کتابوں میں کثرت سے یہ روایت بیان ہوئی ہے۔ نیز بخاری کی ایک شرح فتح الباری جو ابن حجر کی شرح ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ سورت مائدہ، مکمل سورت حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہونے والی بات درست نہیں۔ اسکی چند آیات کافی عرصہ پہلے نازل ہو چکی تھیں۔ انہیں میں سے ایک آیت حضرت مقداد نے بدر کے موقع پر تلاوت کی لیکن بہرحال یہودیوں سے ہی باتیں سنی تھیں۔ ہوسکتا ہے وہ بھی صحیح ہو۔

پھر بیان ہوا ہے کہ یہ تینوں یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت مقدادؓ چونکہ مہاجرین میں سے تھے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ انصار کی رائے معلوم کریں۔ (الرحیق المختوم از مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، صفحہ 285، المکتبۃ السلفیۃ لاہور) (فتح الباری، جلد 2، صفحہ 201، بحوالہ دائرہ معارفِ سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد 6، صفحہ 139، بزم اقبال لاہور، اپریل 2022ء) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! مجھے مشورہ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد انصار تھے اور شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ بیعت عقبہ کے وقت انہوں نے عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ! بیشک ہم اس وقت تک آپ کے ذمہ سے بری ہیں جب تک آپ ہمارے شہر میں تشریف نہیں لاتے لیکن جب آپ وہاں مدینے میں تشریف لے آئیں گے تو آپ ہمارے ذمہ ہوں گے۔ ہم ہر اس چیز سے آپ کا دفاع کریں گے جس سے ہم اپنے بچوں اور اپنی عورتوں کا دفاع کرتے ہیں۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اندیشہ ظاہر کر رہے تھے کہ کہیں انصار صرف اُس دشمن سے آپ کا دفاع کریں جو مدینہ طیبہ پر اچانک چڑھائی کر دے اور وہ یہ سمجھ رہے ہوں کہ ان پر اپنے شہر سے باہر جا کر دشمن کا مقابلہ کرنا لازم نہیں لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تو حضرت سعد بن معاذؓ نے آپ سے عرض کی کہ اے رسول اللہ! یوں لگتا ہے کہ حضور ہماری رائے پوچھ رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک۔ تو حضرت سعدؓ گویا ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ بیشک ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہم نے آپ کی تصدیق کی ہے اور ہم نے گواہی دی ہے کہ جو دین لے کر آپ تشریف لائے ہیں وہ حق ہے اور اس پر

ہم نے آپ کے ساتھ وعدے کیے ہیں اور ہم نے آپ کا حکم سننے اور اس کو بجا لانے کے پختہ عہد کیے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تشریف لے چلیے جدھر آپ کا ارادہ ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اگر آپ ہمیں سمندر کے پاس لے جائیں اور خود اس میں داخل ہو جائیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ سمندر میں چھلانگ لگا دیں گے۔ ہم میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ ہم اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ آپؐ کل ہمیں ساتھ لے کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ ہم جنگ میں صبر کرنے والے ہیں۔ دشمن سے مڈھ بھیڑ کے وقت وفا دکھانے والے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے آپ کو وہ کارنامے دکھائے گا جس سے آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ پس اللہ کی برکت پر آپ ہمیں لے کر روانہ ہو جائیے۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ حضرت سعد بن عبادہ کی طرف منسوب ہوئے ہیں لیکن اکثر روایات کے مطابق حضرت سعد بن عبادہؓ جنگ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ اس لیے سیرت نگاروں نے اس کی یہ تطبیق کی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ دو مرتبہ صحابہ سے مشورہ کیا ہو۔ پہلی دفعہ مدینہ میں جب آپ کو قافلے کی خبر ملی اور مدینہ میں حضرت عبادہؓ نے یہ تقریر کی ہو اور دوسری مرتبہ جب آپ سفر میں تھے تب مشورہ کیا ہو تو اس وقت سعد بن معاذؓ نے یہ گفتگو کی ہو۔ بہرحال یہ تو شرح میں مختلف شارح اپنے مطابق لکھتے رہے ہیں لیکن اصل یہی ہے کہ سعد بن معاذؓ نے یہ کہا۔ حضرت سعد کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ خوش ہوئے اور فرمایا روانہ ہو جاؤ اور تمہیں خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو گروہوں میں سے ایک گروہ پر غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خدا کی قسم! میں گویا اس وقت وہ جگہ دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو ہو کر گریں گے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 421، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (شرح الزرقانی، جلد 2، صفحہ 270، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

’’آپؐ کے یہ الفاظ سن کر صحابہ خوش ہوئے مگر ساتھ ہی انہوں نے حیران ہو کر عرض کیا۔ هَلَّا ذَكَرْتَ لَنَا الْقِتَالَ فَنَسْتَعِد۔ یعنی ’’یارسول اللہ! اگر آپؐ کو پہلے سے لشکر قریش کی اطلاع تھی تو آپؐ نے ہم سے مدینہ میں ہی جنگ کے احتمال کا ذکر کیوں نہ فرما دیا کہ ہم کچھ تیاری تو کر کے نکلتے۔‘‘ مگر باوجود اس خبر اور اس مشورہ کے اور باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس خدائی بشارت کے کہ ان دو گروہوں میں سے کسی ایک پر مسلمانوں کو ضرور فتح حاصل ہوگی ابھی تک مسلمانوں کو معین طور پر یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ ان کا مقابلہ کس گروہ سے ہوگا اور وہ ان دونوں گروہوں میں سے کسی ایک گروہ کے ساتھ مٹھ بھیڑ ہو جانے کا امکان سمجھتے تھے اور وہ طبعاً کمزور گروہ یعنی قافلہ کے مقابلہ کے زیادہ خواہشمند تھے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، صفحہ 355، ایڈیشن 1996ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں بیان فرمایا ہے کہ ’’جب بدر کے موقع پر مدینہ سے باہر جنگ ہونے لگی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا اے لوگو! مجھے مشورہ دو کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہماری قافلہ سے مڈھ بھیڑ نہیں ہوگی بلکہ مکہ کے لشکر سے ہمارا مقابلہ ہوگا۔ اِس پر یکے بعد دیگرے مہاجرین کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یارسول اللہ! آپ بیشک جنگ کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ مگر ہر دفعہ جب اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے بعد کوئی مہاجر بیٹھ جاتا تو آپ فرماتے اے لوگو! مجھے مشورہ دو۔ آپ کے ذہن میں یہ بات تھی کہ مہاجرین تو مشورہ دے ہی رہے ہیں۔ اصل سوال انصار کا ہے اور انصار اس لئے چپ تھے کہ لڑنے والے مکہ کے لوگ تھے وہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم نے یہ کہا کہ ہم مکہ والوں سے لڑنے کیلئے تیار ہیں تو شاید ہماری یہ بات مہاجرین کو بری لگے اور وہ یہ سمجھیں کہ یہ لوگ ہمارے بھائی بندوں کا گلا کاٹنے کیلئے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں کر رہے ہیں مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا کہ اے لوگو! مجھے مشورہ دو تو ایک انصاری کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یارسول اللہ! مشورہ تو آپ کو مل رہا ہے۔ ایک کے بعد دوسرا مہاجر اٹھتا ہے اور وہ کہتا ہے یارسول اللہ! لڑیئے مگر آپ بار بار یہی فرما رہے ہیں کہ اے لوگو! مجھے مشورہ دو۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ کی مراد غالباً ہم انصار سے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اس نے کہا یارسول اللہ! ہم تو اس لئے چپ تھے کہ ہم ڈرتے تھے کہ ہمارے مہاجر بھائیوں کا دل نہ دکھے۔ اگر ہم نے کہا ہم لڑنے کیلئے تیار ہیں تو ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ یہ ہمارے بھائیوں اور رشتہ داروں کو مارنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ پھر اس نے کہا یارسول اللہ! شاید آپ کا اشارہ اس بیعتِ عقبہ کی طرف ہے جس میں ہم نے یہ اقرار کیا تھا کہ اگر مدینہ پر کوئی دشمن حملہ آور ہوا تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن اگر مدینہ سے باہر جا کر لڑنا پڑا تو ہم پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ’’یہی بات ہے۔‘‘ اس نے کہا یارسول اللہ! جس وقت ہم نے وہ معاہدہ کیا تھا اس وقت ہمیں ’’صحیح طرح ’’معلوم نہیں تھا کہ آپؐ کی کیا شان ہے۔ یارسول اللہ! اب تو آپ کی صداقت ہم پر کھل چکی ہے اور آپ کا مقام ہم پر واضح ہو گیا ہے اب کسی معاہدہ کا کیا سوال ہے۔ سامنے سمندر ہے آپ حکم دیجئے تو ہم اس میں اپنے گھوڑے ڈالنے کیلئے تیار ہیں اور اگر لڑائی ہوئی تو خدا کی قسم! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔‘‘

(سیر روحانی نمبر 4، انوار العلوم، جلد 19، صفحہ 532-533)

اس مشورے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے اور مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے بدر کے قریب نزول فرمایا۔

بدر کی تفصیل تو پہلے بھی بیان ہو چکی ہے لیکن بیان کر دیتا ہوں کہ مدینے کے جنوب مغرب میں ایک سو پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ایک بیضوی شکل کا ساڑھے پانچ میل لمبا اور چار میل چوڑا وسیع ریگستانی میدان ہے جس کے اردگرد اونچے پہاڑ ہیں۔ اس میں کئی کنویں اور باغات بھی تھے جہاں عموماً قافلے پڑاؤ ڈالتے تھے۔ بدر کے میدان کے قریب نزول کرنے کے کچھ دیر بعد آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ سوار ہو کر نکلے یہاں تک کہ ایک عربی بوڑھے کے پاس جا کر رک گئے اور اس سے قریش اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کے متعلق یہ بتائے بغیر دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ بوڑھا کہنے لگا میں تمہیں تب بتاؤں گا جب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کس قبیلے سے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ہمیں بتاؤ گے تو ہم بھی تمہیں اپنے متعلق آگاہ کر دیں گے، اپنے بارے میں بتا دیں گے۔ وہ کہنے لگا کہ کیا ادلے کا بدلہ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ بوڑھے نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے صحابہ فلاں فلاں دن روانہ ہو چکے ہیں۔ اگر مجھے بتانے والے نے سچ کہا تھا تو وہ آج فلاں مقام پر ہوں گے۔ اس نے اس جگہ کا نام لیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تھے۔ پھر کہنے لگا مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ قریش فلاں دن روانہ ہوئے ہیں۔ اگر مجھے بتانے والے نے سچ کہا ہے تو وہ آج فلاں مقام پر ہوں گے۔ اس نے اس جگہ کا نام لیا جہاں قریش پہنچے تھے۔ دونوں باتیں اس نے صحیح بتائی ہیں۔ جب وہ اپنی اطلاع سے فارغ ہوا تو اس نے کہا تم کس سے ہو؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پانی سے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس سے پلٹ آئے۔ وہ کہنے لگا کہ پانی سے ہیں۔ کیا مطلب؟ کیا عراق کے پانی سے ہیں؟ آپ کا یہ جواب بڑا ذومعنی لگتا ہے۔ اس پر بھی مؤرخین نے بحث کی ہے۔ ہمارے حوالے نکالنے والوں نے مختلف مورخین کی اس بارے میں وضاحتیں بھی پیش کی ہیں، خلاصۃً دے دیتا ہوں۔ مؤرخین نے یہ سوال اٹھایا کہ بظاہر لگتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبِ وعدہ درست جواب نہیں دیا۔ اس کا جواب مصنفین دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو غلط جواب نہیں دیا۔ ہاں آپ نے اس کو جواب اس ذومعنی انداز میں دیا ہے کہ جھوٹ بھی نہیں اور اس خطرناک جنگی صورتحال میں معین جگہ کا پتہ بھی نہیں دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا کہ ہم پانی سے ہیں تو اس سے مراد وہ قرآنی ارشاد تھا کہ ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا ہے۔ یہ ایک سیرت نگار نے لکھا ہے۔ یہ ابوبکر جابر الجزائری ہیں۔ ایک کہتے ہیں کہ عرب کا طریق یہ تھا کہ جہاں لوگ رہتے تھے وہاں کا پتہ پانی یعنی چشمہ وغیرہ کا نام لے کر بتایا کرتے تھے کہ ہم فلاں پانی یا فلاں علاقے کے پانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ علامہ برہان حلبی ہیں انہوں نے یہ لکھا ہے۔ اس میں ایک توجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے اسی پانی یعنی چشمے کا ہی بتایا ہو جس کے قریب آپ کا قیام تھا جیسا کہ اس بوڑھے نے بتایا تھا لیکن اشارہ اس رنگ میں فرمایا ہو کہ وہ بوڑھا عراق کی سمت سمجھا ہو اور بدر کا وہ چشمہ اور عراق کی سمت ایک ہی طرف ہو۔ بہرحال اللہ بہتر جانتا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے پاس واپس تشریف لائے۔ جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کو چند دیگر صحابہ کے ہمراہ بدر کے چشمے کی طرف روانہ فرمایا تاکہ وہ آپ کیلئے وہاں کی خبروں کی جستجو کریں۔ انہیں قریش کیلئے پانی لے جانے والے دو غلام ملے جنہیں صحابہ کرام پکڑ کر لے آئے اور ان سے سوالات کیے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز ادا کر رہے تھے۔ ان دونوں نے بتایا کہ ہم قریش کیلئے پانی لے جانے والے ہیں۔ انہوں نے ہمیں پانی لانے کیلئے بھیجا ہے۔ صحابہ نے ان کی بات نہ مانی اور خیال کیا کہ شاید وہ ابوسفیان کے ملازم ہیں۔ اس لیے صحابہ نے انہیں زدوکوب کیا اور جب انہیں بہت تنگ کیا تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ابوسفیان کے ملازم ہیں۔ اس پر صحابہ کرام نے انہیں چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلام پھیرا تو فرمایا۔ جب ان دونوں نے تم سے سچ کہا تو تم نے انہیں مارا اور جب انہوں نے جھوٹ بولا تو تم نے انہیں چھوڑ دیا۔ بخدا! انہوں نے سچ کہا ہے۔ بیشک وہ قریش کے غلام ہیں۔ پھر ان دونوں کی طرف متوجہ ہو کر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے قریش کے متعلق آگاہ کرو۔ ان دونوں نے بتایا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم میں سے جس کیلئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے

(ترمذی، ابواب الدعوات)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (مسلم، کتاب الذکر) اے میرے ربّ! میں تجھ سے اس دن کی خیر چاہتا ہوں اور اسکے بعد کی بھلائی بھی اور میں تجھ سے اس دن کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اسکے بعد کی بُرائی سے بھی

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

بخدا! وہ اس ٹیلے کے پیچھے وادی کے دوسرے کنارے پر ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا وہ لوگ کتنے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بہت سے ہیں۔ پوچھا گیا ان کی تعداد کیا ہے؟ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ کھانے کیلئے روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کسی دن نو اور کسی دن دس۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ نوسو اور ایک ہزار کے درمیان ہیں۔ اونٹوں کے کھانے سے آپ نے اندازہ لگایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ ان میں قریش کے سرکردہ لوگوں میں سے کون کون ہیں؟ انہوں نے قریش کے کئی سرداروں کے نام بتائے جن میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، حکیم بن حزام، امیہ بن خلف وغیرہ شامل تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا هٰذَا مَكَّةُ قَدْ اَلْقَتْ اِلَيْكُمْ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے آگے نکال کر ڈال دیے ہیں۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 421-422، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(ماخوذ از اٹلس سیرت نبوی، صفحہ 216، دار السلام ریاض 1424ھ)(سیرت حبیب دو عالم، از ابوبکر جابر الجزائری، اردو مترجم، صفحہ 185، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور 2015ء)(غزوات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از علامہ برہان حلبی، مترجم، صفحہ 81، دار الاشاعت کراچی 2001ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اس پر نوٹ لکھا ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: هٰذَا مَكَّةُ قَدْ اَلْقَتْ اِلَيْكُمْ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا۔‘‘ یعنی لو مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر ڈال دیے ہیں ’’یہ نہایت دانشمندانہ اور حکیمانہ الفاظ تھے جو آپؐ کی زبان مبارک سے بے ساختہ طور پر نکلے کیونکہ بجائے اسکے کہ قریش کے اتنے نامور رؤساء کا ذکر آنے سے کمزور طبیعت مسلمان بے دل ہوتے ان الفاظ نے ان کی قوت متخیلہ کو اس طرف مائل کر دیا‘‘ انہوں نے ان کی سوچ کو اس طرف مائل کر دیا ’’کہ گویا ان سردارانِ قریش کو تو خدا نے مسلمانوں کا شکار بننے کیلئے بھیجا ہے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 356، ایڈیشن 1996ء)

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کو حرکت دی تا کہ مشرکین سے پہلے بدر کے چشمے پر پہنچ جائیں اور مشرکین کو مسلط نہ ہونے دیں۔ چنانچہ عشاء کے وقت آپ نے بدر کے قریب ترین چشمے پر نزول فرمایا۔

(الرحیق المختوم از مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، صفحہ 288، المکتبۃ السلفیۃ لاہور)

اس موقع پر حضرت حُباب بن منذرؓ نے ایک مشورہ دیا تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قریب ترین چشمے پر پڑاؤ ڈالا تو حباب بن منذر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ نے حکم الٰہی سے اس جگہ قیام کیا ہے کہ ہم یہاں سے نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں یا یہ صرف آپ کی رائے اور جنگی چال ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صرف ایک رائے ہے اور جنگی چال ہے۔ تب حضرت حباب نے عرض کیا کہ یہ جگہ مناسب نہیں بلکہ آپ لوگوں کو یہاں سے ہٹا لیجیے اور وہاں قیام کیجیے جو دشمن کے پانی سے قریب ترین جگہ ہو اور اس کے علاوہ جتنے کنویں ہیں ان کو بند کر دیا جائے اور اپنے لیے ایک حوض تیار کر لیا جائے جس کو پانی سے بھر دیا جائے۔ اس کے بعد ہم دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں پینے کیلئے پانی میسر ہوگا اور دشمن پانی سے محروم رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری رائے بہت درست ہے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سمیت اس پانی پر آئے جو قریش سے قریب تر تھا اور وہاں پڑاؤ کیا اور آپ کے حکم سے باقی کنویں بیکار کر دیے گئے اور جس کنویں پر پڑاؤ ڈالا گیا اس پر ایک حوض بنا کر اس کو پانی سے بھر دیا گیا۔ سیرت ابن ہشام میں یہ حوالہ ہے۔

(ماخوذ از سیرت ابن ہشام، صفحہ 424، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

جگہ کے انتخاب کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کیلئے جگہ کی تیاری کا مرحلہ تھا۔ چنانچہ سعد بن معاذ رئیس اوس کی تجویز سے صحابہ نے میدان کے ایک حصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک سائبان تیار کیا۔ حضرت سعد بن معاذؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کیلئے ایک سائبان نہ تیار کر دیں تا کہ آپ اس میں قیام فرما سکیں۔ (ماخوذ از سیرت الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 213، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جو تفصیل بیان کی ہے وہ پہلے بھی ایک دفعہ بیان ہو چکی ہے لیکن یہاں بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ ’’سعد بن معاذ رئیس اوس کی تجویز سے صحابہ نے میدان کے ایک حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک سائبان سا تیار کر دیا اور سعد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سائبان کے پاس باندھ کر عرض کیا کہ ’’یا رسول اللہ! آپؐ اس سائبان میں تشریف رکھیں اور ہم اللہ کا نام لے کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر خدا نے ہمیں فتح دی تو یہی ہماری آرزو ہے، لیکن اگر خدانخواستہ معاملہ دگرگوں ہوا‘‘ اسکے علاوہ کچھ ہوا، ہماری شکست ہوئی ’’تو آپؐ اپنی سواری پر سوار ہو کر جس طرح بھی ہو مدینہ پہنچ جائیں۔ وہاں ہمارے ایسے بھائی بند موجود ہیں جو محبت و اخلاص میں ہم سے کم نہیں ہیں لیکن چونکہ ان کو یہ خیال نہیں تھا کہ اس مہم میں جنگ پیش آجائے گی اس لئے وہ ہمارے ساتھ نہیں آئے ورنہ ہرگز پیچھے نہ رہتے لیکن جب انہیں حالات کا علم ہوگا تو وہ آپؐ کی حفاظت میں جان تک لڑا دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ یہ سعد کا جوشِ اخلاص تھا جو ہر حالت میں قابلِ تعریف ہے۔ ورنہ بھلا خدا کا رسول اور میدان سے بھاگے۔‘‘ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ’’چنانچہ حنین کے میدان میں ہم نے دیکھا کہ بارہ ہزار فوج نے پیٹھ دکھائی، مگر یہ مرکزِ توحید‘‘ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ’’اپنی جگہ سے متزلزل نہیں ہوا۔ بہر حال سائبان تیار کیا گیا اور سعد اور بعض دوسرے انصار اس کے گرد پہرہ دینے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے اسی سائبان میں رات بسر کی۔‘‘ ایک روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ سائبان میں ننگی تلوار سونت کر آپؐ کے پاس حفاظت کیلئے کھڑے رہے ’’اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بھر خدا کے حضور گریہ وزاری سے دعائیں کیں اور لکھا ہے کہ سارے لشکر میں صرف آپؐ ہی تھے جو رات بھر جاگے باقی سب لوگ باری باری اپنی نیند سو لئے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 357، ایڈیشن 1996ء)(سبل الھدیٰ، جلد 11، صفحہ 398، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے اس بارے میں بیان فرمایا ہے کہ ’’جب بدر کے میدان میں پہنچے تو صحابہ نے ایک اونچی جگہ بنا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں بٹھا دیا اور پھر انہوں نے ایک دوسرے سے مشورہ کر کے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ تیز رفتار اونٹنی کس کے پاس ہے۔ چنانچہ سب سے زیادہ تیز رفتار اونٹنی لے کر انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب باندھ دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم تمام کے تمام اس جگہ شہید نہ ہو جائیں۔ ہمیں اپنی موت کا تو کوئی غم نہیں یا رسول اللہ! ہمیں آپؐ کا خیال ہے کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ ہم اگر مر گئے تو اسلام کو کچھ نقصان نہیں ہوگا لیکن آپ کے ساتھ اسلام کی زندگی وابستہ ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم آپؐ کی حفاظت کا سامان کر دیں۔

یا رسول اللہ! حضرت ابوبکرۃ کو ہم نے آپؐ کی حفاظت کیلئے مقرر کر دیا ہے اور یہ ایک نہایت تیز رفتار اونٹنی آپ کے قریب باندھ دی ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا وقت آئے کہ ہم ایک ایک کر کے یہاں ڈھیر ہو جائیں تو یا رسول اللہ! یہ اونٹنی موجود ہے۔ اس پر سوار ہو جایئے اور مدینہ پہنچ جایئے۔

وہاں ہمارے کچھ اور بھائی موجود ہیں انہیں معلوم نہ تھا کہ جنگ ہونے والی ہے۔ اگر معلوم ہوتا تو وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتے۔ آپؐ ان کے پاس پہنچ جایئے۔ وہ آپؐ کی حفاظت کریں گے اور دشمن کے شر سے آپؐ محفوظ رہیں گے۔‘‘ (بانی سلسلہ احمدیہ کوئی نیا دین نہیں لائے، انوار العلوم، جلد 15، صفحہ 244-245) لیکن بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کی بات نہیں ماننی تھی اور نہ مان سکتے تھے لیکن یہ ایک جذبہ تھا جو اُن صحابہؓ کا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ اس ضمن میں اَور فرماتے ہیں کہ ’’حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ صحابہؓ میں سب سے زیادہ بہادر اور دلیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور پھر انہوں نے کہا کہ جنگ بدر میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک علیحدہ چبوترہ بنایا گیا تو اس وقت سوال پیدا ہوا کہ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا کام کس کے سپرد کیا جائے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوراً ننگی تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اس انتہائی خطرہ کے موقعہ پر نہایت دلیری کے ساتھ آپؐ کی حفاظت کا فرض سرانجام دیا۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد 7، صفحہ 364-365)

بہر حال صبح کے وقت قریش اپنے مقام سے آگے بڑھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: اے اللہ! یہ قریش غرور اور تکبر کے ساتھ تجھ سے لڑنے اور تیرے رسول کی تکذیب کیلئے آ گئے ہیں۔ تُو نے جو مجھ سے نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اسے پورا کر اور آج ہی ان کا خاتمہ کر دے۔

مشرکین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ربیعہ کو ایک سرخ اونٹ پر سوار دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ان میں سے کسی کے پاس بھلائی ہے تو وہ اس سرخ اونٹ والے کے پاس ہے۔ اگر وہ اس کا کہا مانیں گے تو راہ راست پر آ جائیں گے۔

کفار کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پانی پینے کا واقعہ بھی ملتا ہے۔ باوجود کہ پانی پہ قبضہ تھا لیکن جب یہ لوگ یعنی قریش بدر کے میدان میں اترے تو ان میں سے ایک گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آ کر پانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں

تو نے دیا ہے ایماں، تو ہر زماں نگہباں

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا

یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

پینے لگا۔ ان میں حکیم بن حزام بھی شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو پانی پینے دو۔ اس دن ان میں سے جس نے بھی حوض سے پانی پیا وہ سب قتل ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے جو اس کے بعد مسلمان ہو گئے تھے۔ وہ بھی قسم اٹھاتے تھے تو یوں کہتے تھے کہ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے غزوۂ بدر کے دن نجات دی تھی۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 424، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

جنگ کیلئے صفیں درست کرنے کے بارے میں لکھا ہے کہ صبح کے وقت قریش کے آنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی صف بندی فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیر کے ساتھ صفیں درست کر رہے تھے۔ آپ اس کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے کہ آگے ہو جاؤ، پیچھے ہو جاؤ حتی کہ وہ سیدھے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر کو جھنڈا عطا فرمایا جسے انہوں نے اس مقام پر رکھ دیا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کا جائزہ لینے لگے۔ آپ کا رخ مغرب کی طرف تھا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، ذکر غزوۃ بدر الکبری، جلد 4، صفحہ 33، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

اس سارے عرصے میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیں درست فرما رہے تھے ایک عجیب واقعہ کا بھی ذکر بھی ملتا ہے جو حضرت سَوَاد بن غَزِیَّہؓ کا ہے جس سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار ہوتا ہے۔ لکھا ہے کہ غزوۂ بدر میں صفیں سیدھی کرتے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر سَوَاد بن غَزِیَّہؓ کے پاس سے ہوا تو وہ صف سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیٹ پر تیر لگا کر اشارہ کیا کہ اے سواد! سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت سواد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے تکلیف دی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ آپ مجھے بدلہ دیں۔ میرے پیٹ پہ آپؐ نے تیر مارا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا بدلہ لے لو۔ حضرت سواد آپ سے بغل گیر ہو گئے اور آپ کے جسم کا بوسہ لینے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے سواد! تُو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ کیا وقت ہے۔ جنگ کا وقت ہے۔ پتہ نہیں میں زندہ رہوں کہ نہیں۔ میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ میرے آخری لمحات جو گزریں وہ اس طرح کہ میرا جسم آپ کے جسم مبارک سے مسّ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعائے خیر فرمائی۔ (السیرۃ الحلبیہ، باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد 2، صفحہ 220-221، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) یہ تھے محبت و عشق کے نظارے۔

باقی انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

اس وقت کچھ مرحومین کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں جس میں ایک ہیں مکرم قاری محمد عاشق صاحب جو جامعہ احمدیہ کے استاد تھے اور مدرسۃ الحفظ کے نگران اور پرنسپل تھے۔ ان کی گذشتہ دنوں پچاسی سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ قاری عاشق صاحب کو قرآن کریم حفظ کرنے اور تجوید سیکھنے کے بعد احمدیت قبول کرنے سے پہلے پاکستان کے مختلف مقامات پر اہلحدیث کے مدارس میں درس و تدریس کا موقع ملا۔ خود انہوں نے بیعت کی تھی۔ قاری عاشق صاحب بیعت سے پہلے اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ قاری صاحب نے خود اپنے بارے میں جو کتاب لکھوائی تھی اس میں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں 1957ء کا واقعہ ہے جب میں کراچی میں تھا تو وہاں بعض اہل علم دوستوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تھا۔ میں اکثر ان کے پاس چلا جاتا۔ وہاں پر اخبار کا مطالعہ کرتا اور کچھ علماء کے ساتھ مجلس بھی رہتی۔ ایک دن میں وہاں بیٹھ کر اخبار پڑھ رہا تھا کہ ایک دوست جن کے زیر مطالعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب تھی کہنے لگے یار کمال ہے! میں نے کہا بھائی کیا کمال ہے؟ کہنے لگے ہمارے علمائے کرام مختلف آیات کے ناسخ و منسوخ کا عقیدہ رکھتے ہیں جبکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں۔ تو قاری صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اس بات پر تجسس پیدا ہوا۔ میں نے سوچا کہ اس بارے میں تحقیق کی جائے کہ یہ سچے ہیں یا جھوٹے ہیں۔ پھر انہوں نے لکھوایا اپنی خودنوشت میں کہ ایک دن میں احمدیت کے بارے میں تعارف حاصل کرنے احمدیہ ہال کراچی میں نماز کے بعد گیا۔ ملاقات ایک احمدی سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اختلافی مسائل کے بارے میں کچھ معلومات چاہتا ہوں۔ اس بارے میں میری مدد اور راہنمائی کی جائے۔ وہاں بیٹھے ایک دوست مجھے احمدیہ ہال سے اپنے گھر لے گئے۔ مجھے کچھ کتب پڑھنے کیلئے دیں۔ مَیں نے وہ کتب مطالعہ کیں اور اپنے انہی اہل علم دوستوں میں سے ایک مولوی صاحب کو دکھائیں کہ یہ تو عین اسلام ہے۔ مولوی صاحب نے کہا آپ بہت شریف النفس ہیں۔ آپ کو نہیں معلوم اس لیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مرزا صاحب کی چھوٹی کتابوں میں جو عقائد درج ہیں وہ اسلام کے مطابق ہیں یہ وہ کتب ہیں جو انہوں نے شروع زمانے میں تحریر کی تھیں لیکن بڑی کتب جو بعد میں تحریر کی گئی ہیں ان میں مرزا صاحب نے جھوٹے خیالات اور عقائد لکھے ہیں۔ حالانکہ براہین احمدیہ تو شروع میں لکھی گئی تھی اور وہی اسلام کی اصل تھی۔ بعد میں اَور بھی کتابیں ہیں۔ بہرحال ان کا جو رابطہ تھا اس کے بعد پھر قاری صاحب گئے اور ان سے کہا کہ کوئی بڑی کتاب دیں تو انہوں نے بہرحال بڑی کتابیں دینے میں کوئی عذر پیش کیا حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں کوئی تضاد نہیں ہے چاہے وہ پہلی کتابیں ہیں یا بعد کی لکھی ہوئی آخری کتابیں ہیں۔ اس احمدی کی کیا حکمت تھی، کیوں کتابیں نہیں دیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن بہرحال اس کے بعد پھر قاری صاحب کا رابطہ ان سے ختم ہو گیا۔ اس کے بعد قاری صاحب کی خودنوشت سوانح کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص خدائی تقدیر نے ان کے دل میں ایک تڑپ پیدا کر دی تھی اور قاری صاحب متعدد مواقع پر ربوہ تشریف لاتے رہے اور مقامی سطح پر احمدی احباب سے رابطہ کرتے رہے۔ دعائیں بھی کرتے رہے۔ اسی دعا کی کیفیت میں انہیں متعدد خوابیں بھی آئیں۔ انہی خوابوں میں ایک خواب یہ بھی تھی کہ اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْحُ کہ آسمان کی آواز سنو کہ مسیح آ گیا۔ قاری صاحب کہتے ہیں اس وقت تو ان الفاظ سے میرا دھیان احمدیت کی طرف نہیں گیا لیکن احمدی ہونے کے بعد یہ یاد آیا کہ وہ خواب پورے ہوئے ہیں۔ جو مختلف خوابیں دیکھی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ قاری صاحب لکھتے ہیں کہ جب میں اپنی زندگی کے واقعات پر نظر ڈالتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل تھا کہ میری توجہ بار بار جماعت احمدیہ کی طرف مبذول ہوتی رہی اور مجھے ہدایت نصیب ہو گئی۔

پھر لکھتے ہیں کہ انصار اللہ کے اجتماع پر شیخ عبد القادر صاحب سوداگر مل مربی سلسلہ لاہور کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ انصار کے اجتماع پر گئے تھے اس وقت ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ کہتے ہیں میں نے اجتماع کے پہلے دن کے سارے پروگرام دیکھے۔ غالباً اجتماع کے دوسرے یا تیسرے دن میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میری بیعت کروا دی جائے۔ چنانچہ ہم دفتر اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں گئے اور خاکسار بیعت فارم پُر کر کے احمدیت کے نور سے منور ہو گیا۔ (ماخوذ از میری داستان مرتبہ حافظ مسرور احمد و محمد مقصود احمد، صفحہ 11 تا 22، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، جنوری 2013ء)

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کو ابتلاؤں سے بھی گزرنا پڑا۔ دوسری طرف ان کے غیر از جماعت شاگردوں اور راہنماؤں کی طرف سے مختلف طریق سے واپس لانے کی کوشش بھی کی گئی۔ لالچ بھی دیے گئے، سختیاں بھی کی گئیں۔ قاری صاحب کہتے ہیں کہ ”احمدیت قبول کرنے کے بعد کئی مشکلات میری راہ میں آئیں لیکن مجھے اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا اور اس کے بتائے ہوئے رستے پر چلتا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی موجود تھی اس لئے مجھے کوئی بھی دنیاوی لالچ راہ حق سے ہٹا نہ سکی۔ مجھے جماعت احمدیہ سے متنفر کرنے اور واپس جماعت اہلحدیث میں لے جانے کی بہت کوشش کی گئی لیکن اللہ کے فضل سے جو ایمان کا رنگ مجھ پر چڑھا اس کی وجہ سے بڑی کوششوں کے باوجود بھی وہ مجھے واپس لے جانے میں ناکام ہو گئے۔“ (میری داستان مرتبہ حافظ مسرور احمد و محمد مقصود احمد، صفحہ 27، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، جنوری 2013ء)

ان کی شادی ایک بیوہ سے ہوئی تھی جن کے پہلے تین بچے تھے۔ ان کی ایک بیٹی ان سے پیدا ہوئی۔

جماعتی خدمات کے بارے میں لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ صوفی خدا بخش زیروی صاحب ایک دن مسجد میں مجھے ملے اور مجھے کہا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو اس وقت وقف جدید کے انچارج تھے ان کا پیغام یہ ہے کہ آپ کو ان کے پاس ربوہ لے کے آؤں۔ بیعت یہ کر چکے تھے۔ کہتے ہیں جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت میاں صاحب نے پہلے آپ کی تلاوت سنی اور پھر وقف جدید کے معلمین کو قرآن کریم تجوید کے ساتھ پڑھانے کیلئے ڈیوٹی تفویض فرمائی اور وقف جدید میں ہی رہائش کا بھی انتظام کر دیا۔ یہ 1964ء کی بات ہے۔ (ماخوذ از میری داستان مرتبہ حافظ مسرور احمد و محمد مقصود احمد، صفحہ 27-28 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، جنوری 2013ء)

کہتے ہیں وقف جدید میں بطور معلم قاری صاحب کا باقاعدہ تقرر یکم جنوری 1965ء میں ہوا۔ اسی دوران جامعہ احمدیہ کے درجہ شاہد کے طلبہ آپ سے قرآن کریم پڑھنے کیلئے دفتر وقف جدید آتے اور بعد میں محترم میر داؤد احمد صاحب جو اس وقت جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے ان کے کہنے پر قاری صاحب جامعہ احمدیہ میں جا کر پڑھانے لگے۔ اسکے ساتھ ساتھ جامعہ نصرت گرلز کالج میں بھی جو کہ جماعت کا کالج تھا تو پردہ کی پابندی کے ساتھ لڑکیوں کو بھی قرآن شریف پڑھاتے تھے۔ (ماخوذ از میری داستان مرتبہ حافظ مسرور احمد و محمد مقصود احمد، صفحہ 35-36، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، جنوری 2013ء)

جنوری 1969ء میں حافظ کلاس ربوہ کے انچارج حافظ شفیق صاحب کا انتقال ہوا تو پرنسپل جامعہ میر داؤد احمد صاحب نے حافظ صاحب کو کہا کہ کلاس میں آجایا کریں۔ ان کی کلاس آپ لے لیا کریں۔ ان دنوں میں یہ کلاس

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور

حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 407 ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے

جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 32، صفحہ 340)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

مسجد مبارک میں ہوا کرتی تھی۔ مجھے بھی یاد ہے مسجد میں بیٹھے لڑکے حفظ کر رہے ہوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پھر قاری صاحب کا حافظ کلاس میں بھی تقرر فرمایا، اسکی منظوری دی اور ساتھ یہ لکھا کہ وقف جدید میں بھی پڑھائیں گے اور حافظ کلاس کو بھی پڑھائیں گے۔ چنانچہ 1969ء کو باقاعدہ حافظ کلاس میں تقرر ہوا۔(ماخوذ از میری داستان مرتبہ حافظ مسرور احمد و محمد مقصود احمد، صفحہ 40-41 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، جنوری 2013ء)

1998ء میں ان کی ریٹائرمنٹ ہوگئی۔(ماخوذ از میری داستان مرتبہ حافظ مسرور احمد و محمد مقصود احمد، صفحہ 52، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، جنوری 2013ء)

لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے 2019ء تک مدرسۃ الحفظ اور مدرسۃ الظفر میں قرآن کریم پڑھانے کا کام جاری رکھا۔ جلسہ سالانہ 1964ء کے بابرکت موقع پر آپ کو پہلی دفعہ تلاوت کی سعادت ملی۔

قاری صاحب اپنا واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ فروری 1965ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ تاریخی ملاقات کا احوال اس طرح بتایا کرتے تھے کہ جب میں نے شرف مصافحہ حاصل کیا تو وہ لمحہ میرے لیے اپنی زندگی بدلنے کا موجب بنا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور کی خدمت میں میرا تعارف کروایا کہ یہ قاری محمد عاشق صاحب ہیں جو نومبائع ہیں۔ جب وہ میرا تعارف کروا رہے تھے تو حضور ازراہ شفقت نظر بھر کر مجھے دیکھتے رہے اور میں بھی حضور کا بابرکت ہاتھ تھامے آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا۔(ماخوذ از میری داستان مرتبہ حافظ مسرور احمد و محمد مقصود احمد، صفحہ 28 تا 30، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، جنوری 2013ء)

رمضان المبارک میں آپ کی مسجد مبارک میں پندرہ سال تک نماز تراویح پڑھانے کی ڈیوٹی لگتی رہی۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ایک دفعہ آپ کو کہا تھا کہ مسجد مبارک میں نماز تہجد اور نماز تراویح کے پڑھانے کی آپ کی ڈیوٹی بار بار اس لیے لگائی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی تلاوت بہت پسند ہے۔(ماخوذ از میری داستان مرتبہ حافظ مسرور احمد و محمد مقصود احمد، صفحہ 35، 37 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، جنوری 2013ء)

ان کے شاگرد بھی بیشمار ہیں اور اب دنیا میں مختلف جگہوں پہ پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں ان کے خطوط بھی مجھے آئے جنہوں نے ان کی خوبیوں سے فیض پایا، ان کے علم سے فیض پایا۔ وہ سب اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور نسل میں بھی ان کی خواہش کے مطابق دعاؤں اور اخلاص کی حالت پیدا کرے۔

دوسرا ذکر ہے مکرم نور الدین الحصنی صاحب کا، جو شام کے بہت پرانے احمدی تھے۔ آجکل سعودی عرب میں تھے۔ کئی سال سے احمدی ہونے کی وجہ سے سعودی عرب کی ایک جیل میں قید تھے۔ یہ اسیرِ راہ مولیٰ تھے۔ بیماری اور سختیوں کے باوجود ایمان پر ثابت قدم رہے اور بالآخر اسیری کے دوران ہی 25 مئی کو تقریباً 82 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

ان کے والد الحاج عبدالرؤوف الحصنی صاحب نے 1938ء میں بیعت کی تھی۔ مکرم منیر الحصنی صاحب سابق امیر جماعت شام مرحوم نور الدین الحصنی صاحب کے تایا تھے۔ مرحوم نے بچپن سے ہی اسلامی اخلاق و اقدار اور خلافت کی محبت کے ماحول میں پرورش پائی۔ آپ کی عمر تیرہ یا چودہ سال تھی جب آپ کے والد صاحب فوت ہو گئے۔ مرحوم اکثر مکرم منیر الحصنی صاحب کی صحبت میں رہتے تھے اور ان سے انہوں نے جماعت کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب 1955ء میں دمشق تشریف لے گئے تو مرحوم کے چچا مکرم بدر الدین الحصنی صاحب کے گھر ٹھہرے۔ ان دنوں میں مرحوم کو ایک بار حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ سوموار اور جمعرات کا بطور خاص روزہ رکھا کرتے تھے۔ تلاوت قرآن کریم کا بہت شوق تھا۔ تہجد کی نماز کبھی نہیں چھوڑی۔ زندگی کے آخری روز تک جیل میں بھی اپنے ایمان پر قائم رہے اور جماعت کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ اس بات پر ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت قریب ہے۔ یہ بات جیل میں اپنے ساتھ ملنے والے ہر شخص کو بتایا کرتے تھے۔ پسماندگان میں ان کی بیوہ ہیں جو احمدی ہیں اور انہوں نے اپنے خاوند سے وفا کا تعلق رکھا ہے۔ ان خاتون نے ان کی جیل کے عرصے میں بہت قربانی کی۔ اولاد میں تین بیٹے عبدالرؤوف الحصنی صاحب اور محمد معاذ الحصنی اور فواز الحصنی کے علاوہ ایک بیٹی زینب الحصنی ہیں۔ پوتے پوتیاں بھی ہیں۔ سب اللہ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔

مرحوم کے بیٹے معاذ الحصنی صاحب کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب چاہتے تھے کہ ہم سب بہن بھائی اپنی پوری تسلی کر کے جماعت میں داخل ہوں اور الحمد للہ کہ ہم نے پورے ایمان کے ساتھ بیعت کی اور سعودی عرب میں جب تھے تو جماعت کی تلاش شروع کی۔ پھر ہاشم صاحب مرحوم جو یوکے، کے رہنے والے تھے اور وہاں کام کرتے تھے، ان سے ملاقات ہوئی اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارے والد رابطہ ہونے پر آخر دم تک جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔ بہت مہربان اور کھلے دل کے مالک تھے۔ دوسروں کی امداد کرنا آپ کو بہت اچھا لگتا تھا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ 2019ء میں ان کو بلا کر قید کر لیا گیا۔ کافی کوشش اور تگ و دو کے بعد پتا چلا کہ والد صاحب پر احمدی ہونے اور سوشل میڈیا پر اس کی تبلیغ کرنے کا الزام ہے۔ دو سال تک کہتے ہیں ہم نے ان کی رہائی کیلئے ہر قسم کی کوشش کی۔ کئی وکیلوں کی خدمات حاصل کیں۔ ان کی رہائی کا حکم بھی صادر ہوا اور رہائی بھی عمل میں آ گئی لیکن رہائی کے چند گھنٹے کے بعد پولیس نے ان کو فون کر کے پولیس سٹیشن بلایا اور دوبارہ گرفتار کر لیا اور اس دفعہ پہلے سے بھی زیادہ ان پر سختی کی گئی۔ ان سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ فون پر بات کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ ان کی صحت خراب تھی۔ بیماری بڑھاپے کی وجہ سے بیمار بھی ہوتے رہے ہسپتال بھی جاتے رہے لیکن ان کے گھر والوں سے ان کی ملاقات نہیں ہوئی۔

ان کے بڑے بیٹے عبدالرؤوف الحصنی ہیں جو کینیڈا میں ہیں وہ بھی ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جماعت کیلئے بہت اخلاص و محبت رکھتے تھے۔ اپنے عقیدے پر مضبوطی سے قائم تھے اور پھر انہوں نے عبادت اور اخلاص کا خاص ذکر کیا ہے۔ انہوں نے تفصیل لکھی ہے کہ 2016ء میں جب قید کیے گئے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور روزہ کھولنا پسند نہیں کیا باوجود اس کے کہ آپ جانتے تھے کہ آپ کو قید میں مشقّت برداشت کرنی پڑے گی۔ جب افسر نے پانی پیش کیا تو آپ نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ پھر نماز عصر پڑھنے کی اجازت مانگی اس نے اجازت دے دی۔ آپ نے اس کے سامنے نماز پڑھی تو اس کے بعد وہ کہنے لگا کہ آپ لوگ تو ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں۔ بہرحال اس کا اس پر اثر ہوا، اس نے ان کو اس وقت چھوڑ دیا۔ پھر دسمبر 2019ء میں بغیر کوئی وجہ بتائے دوبارہ پولیس نے پکڑ لیا اور جیل میں ڈال دیا اور اسی اسیری کی حالت میں ان کی وفات ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں اور خصوصیات اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز کے بعد میں نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ”اخبار بدر“ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

GRIZZLY
BE ALWAYS AHEAD
Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com, Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا: عطاء الرحمٰن (بھائی پوٹا، ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS
طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)
RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

سیرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مسلمانوں نے غلاموں کی آزادی کی تعلیم پر کس طرح عمل کیا

اب صرف یہ سوال رہ جاتا ہے کہ ان سفارشات اوران کفارہ جات اور جبری آزادیوں اوراس انتظام مکاتبت کے نتیجے میں غلاموں کی آزادی عملاً بھی وقوع میں آئی یا نہیں؟ سواس کا جواب یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے اس زمانہ میں غلام نہایت کثرت کے ساتھ پائے جاتے تھے۔ حتّٰی کہ بعض ممالک میں بعض اوقات غلاموں کی تعداد اصل آبادی سے بھی زیادہ ہوجاتی تھی۔ پس اس غیر متناہی ذخیرہ کو ختم کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا اور نہ ہی یہ سارے غلام محدود اسلامی سلطنت اور محدود تر مسلمان مالکوں کے ماتحت تھے۔ پس لازماً یہ آزادی کی تحریک آہستہ آہستہ ہی چل سکتی تھی، لیکن تاریخ سے ثابت ہے کہ جہاں تک صحابہ اوران کے متبعین کی کوشش کا تعلق تھا انہوں نے غلاموں کے آزاد کرنے اور آزاد کرانے میں اپنی پوری توجہ اور پوری سعی سے کام لیا اور وہ نمونہ دکھایا جو یقیناً تاریخ عالم میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان نہ صرف اپنے ہاتھ میں آئے ہوئے غلاموں کو کثرت سے آزاد کرتے رہتے تھے بلکہ خاص اس نیت اوراس ارادے سے غلام خریدتے بھی تھے کہ انہیں خرید کر آزاد کردیں اوراس طرح بے شمار غلام مسلمانوں کی مساعی جمیلہ سے داغ غلامی سے نجات پاگئے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل فہرست جو یقیناً مکمل نہیں ہے اور جس میں نمونہ کے طور پر صرف چند صحابیوں کا نام لیا گیا ہے ہمارے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ سُبُلُ السَّلام میں روایت آتی ہے کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ غلام آزاد کئے

حضرت عائشہؓ نے سڑسٹھ غلام آزاد کئے

حضرت عباسؓ نے ستر غلام آزاد کئے

حکیم بن حزام نے یکصد غلام آزاد کئے

عبداللہ بن عمر نے ایک ہزار غلام آزاد کئے

عبدالرحمن بن عوف نے تین ہزار غلام آزاد کئے

حضرت عثمان بن عفان نے بیس ہزار غلام آزاد کئے صرف ایک دن میں جوان کی شہادت کا دن تھا وَاِلّا ان کی مجموعی تعداد بہت زیادہ تھی

ذوالکلاع الحمیری نے آٹھ ہزار غلام آزاد کئے صرف ایک دن میں

میزان بتیس ہزار تین سو بیس

جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اس روایت میں بطور نمونہ صرف چند صحابہ کا نام لیا گیا ہے اور اگر اسی نسبت سے دوسرے کثیر التعداد صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے متعلق قیاس کیا جاوے تو یہ تعداد یقیناً کروڑوں سے اوپر پہنچتی ہے، لیکن حق یہ ہے کہ اس روایت میں جو تعداد مذکورہ بالا صحابہ کے آزاد کردہ غلاموں کی بیان کی گئی ہے وہ بھی درست نہیں بلکہ اصل تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حضرت عائشہ کے متعلق ایک روایت سے ثابت ہے کہ انہوں نے صرف ایک موقع پر چالیس غلام آزاد کئے تھے اور دوسری روایت سے پتہ لگتا ہے کہ انکا یہ طریق تھا کہ وہ نہایت کثرت کے ساتھ غلام آزاد کیا کرتی تھیں۔ پس ان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ انہوں نے ساری عمر میں صرف سڑسٹھ غلام آزاد کئے تھے یقیناً درست نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو تعداد بتائی گئی ہے وہ گو آپؐ کی ذاتی حیثیت میں درست ہو کیونکہ آپؐ کی ذاتی مالی حالت اچھی نہیں تھی اور آپؐ ان احکامات کے جاری ہونے کے بعد زندہ بھی بہت تھوڑا عرصہ رہے تھے، لیکن یقیناً اس تعداد میں وہ غلام شامل نہیں ہیں جو آپؐ نے اسلامی حکومت کے ہیڈ ہونے کی حیثیت میں آزاد کئے اور جن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک اور بات بھی یاد رکھنی چاہئے اور وہ یہ کہ آپ کے متعلق بہت سی روایات سے ثابت ہے کہ کبھی کوئی ایک غلام بھی آپؐ کے قبضہ میں نہیں آیا کہ اسے آپ نے آزاد نہ کردیا ہو۔ چنانچہ مندرجہ ذیل روایت میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِیْ جُوَیْرِیَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ مَاتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِہٖ دِرْھَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَۃً

یعنی ’’عمرو بن الحارث سے روایت ہے جو ام المؤمنین جویریہؓ کے حقیقی بھائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کے وقت کوئی درہم کوئی دینار کوئی غلام اور کوئی لونڈی اپنے پیچھے نہیں چھوڑی۔‘‘

الغرض اسلام کی یہ تعلیم جو اس نے غلاموں کے متعلق دی صرف کاغذوں کی زینت نہیں تھی بلکہ یہ تعلیم اسلامی تہذیب وتمدن اوراسلامی طریق معاشرت کا ایک ضروری جزو بن گئی تھی اور افراد وحکومت دونوں پورے شوق کے ساتھ اس پر عمل پیرا تھے۔

آزاد شدہ غلاموں کیلئے تمام ترقی کے دروازے کھلے تھے

یہ بتایا جاچکا ہے کہ غلاموں کو آزادی اس اطمینان کے بعد دی جاتی تھی کہ وہ اخلاق وعادات اور روزی کمانے کی اہلیت کے لحاظ سے آزادی کے قابل ہوجائیں۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو غلام آزاد کئے جاتے تھے وہ واقعی مفید شہری بن جاتے تھے اور اسلامی سوسائٹی میں ویسے ہی معزز ومکرم سمجھے جاتے تھے جیسے کہ دوسرے لوگ۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ لوگوں کے پرانے خیالات کی اصلاح کی غرض سے آپ غلاموں اور آزاد شدہ غلاموں میں سے قابل لوگوں کی تعظیم وتکریم کا خیال دوسرے لوگوں کی نسبت بھی زیادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے بہت سے موقعوں پر اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ اوران کے لڑکے اسامہ بن زید کو جنگی مہموں میں امیر مقرر فرمایا اور بڑے بڑے صاحب عزت اور جلیل القدر صحابیوں کو ان کے ماتحت رکھا اور جب ناسمجھ لوگوں نے اپنے پرانے خیالات کی بناء پر آپ کے اس فعل پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا:

اِنْ تَطْعِنُوْا فِیْ اَمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعِنُوْنَ فِیْ اَمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاَمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ

یعنی ’’تم لوگوں نے اسامہ کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کیا ہے اوراس سے پہلے تم اس کے باپ زید کی امارت پر بھی طعن کرچکے ہو، مگر خدا کی قسم جس طرح زید امارت کا حق دار اور اہل تھا اور میرے محبوب ترین لوگوں میں سے تھا اسی طرح اسامہ بھی امارت کا اہل ہے اور میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہے۔‘‘

پھر اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ آپؐ نے اپنی حقیقی پھوپھی کی لڑکی زینب بنت جحش کو زید بن حارثہ سے بیاہ دیا اور عجیب کرشمہ یہ ہے کہ سارے قرآن میں اگر کسی صحابی کا نام مذکور ہوا ہے تو وہ یہی زید بن حارثہ ہیں۔ پھر علم وفضل میں بھی بعض آزاد شدہ غلاموں نے بہت بڑا رتبہ حاصل کیا۔ چنانچہ سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ خاص الخاص علماء صحابہ میں سے سمجھے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی تعلیم کیلئے جن چار صحابیوں کو مقرر فرمایا تھا ان میں سے ایک سالم بھی تھے۔ اور تقویٰ وطہارت کی وجہ سے تعظیم وتکریم کا یہ حال تھا کہ حضرت عمرؓ بلالؓ کے متعلق اکثر کہا کرتے تھے کہ وہ ہمارا سردار ہے۔ پھر صحابہ کے بعد بھی بعض آزاد شدہ غلاموں نے اسلامی سوسائٹی میں بہت بڑا مرتبہ حاصل کیا۔ چنانچہ عطاء بن ابی رباح، مجاہد بن جبیر، نافع مولیٰ ابن عمر اور موسیٰ بن عقبہ بزرگ ترین تابعین میں سے سمجھے جاتے تھے۔ جن کے سامنے بڑے بڑے جلیل القدر لوگ زانوئے تلمیذی طے کرتے تھے۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 396 تا 399، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

شادی بیاہ میں ناچ گانا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’شادی بیاہ کے موقع پر شریعت کی رو سے گانا جائز ہے مگر گانا ایسا ہونا چاہئے جو بے ضرر ہو یا مذہبی ہو۔‘‘ (الفضل 20/جنوری 1945)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’شادی میں ڈھولک جتنا چاہیں بجائیں۔ یہ منع نہیں ہے، گانا بھی گائیں ......لیکن ایسے موقع پر ناجائز رسمیں نہ کریں...... کیونکہ وہ معاشرہ کو بوجھل بنادیں گی اور مصیبتوں میں مبتلاء کردیں گی۔‘‘

(مجلس عرفان لجنہ اماء اللہ کراچی، صفحہ 134)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’مجھے پتہ چلا ہے کہ آجکل ڈیک بھی اس کیلئے استعمال ہوتے ہیں، شادی بیاہ کے گیتوں وغیرہ کیلئے کوئی ساؤنڈ سسٹم استعمال نہیں ہونا چاہئے، گھر سے باہر آواز نہیں نکلنی چاہئے۔‘‘ (خط بتاریخ 22/جنوری 2010)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دین کی خدمت اور ملک وقوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہئے۔‘‘

(پیغام برموقع نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’سب سے بنیادی اور اوّلین اصول جس کے مطابق ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی زندگی لازماً بسر کرنی چاہئے وہ توحید ہے، یعنی اس کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اسکا کوئی ہمسر نہیں۔‘‘

(پیغام نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1088) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ماہ رمضان جو کہ سخت سردیوں کے ایام میں آیا، اس کے گذارنے کیلئے دارالامان آیا۔ حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی اُن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کتب خانہ کے انچارج اور مہتمم تھے اور کمرہ متصل مسجد مبارک میں کتب خانہ تھا اور وہیں حکیم صاحب کا قیام تھا۔ خاکسار کے پہنچنے پر حکیم صاحب نے مجھے بھی اُسی کمرہ میں ٹھہرنے کی اجازت دے دی۔ خاکسار نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک گوشہ میں بستر لگا لیا اور بہت آرام ولطف سے وقت گزرنے لگا۔ حضرت صاحب ہر نماز کیلئے اسی کمرہ سے گزر کر مسجد میں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ سحری کے وقت دروازہ کھلا۔ خاکسار سامنے بیٹھا تھا۔ یہ دیکھ کر کہ حضرت صاحب دروازہ میں کھڑے ہیں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ حضور نے اشارہ سے اپنی طرف بلایا۔ میں جب آگے بڑھا (تو دیکھا) کہ حضور کے دونوں ہاتھوں میں دو چینی کے پیالے ہیں جن میں کھیر تھی۔ حضور نے وہ دونوں پیالے خاکسار کو دیتے ہوئے فرمایا کہ جن احباب کے نام ان پر لکھے ہوئے ہیں دیکھ کر اُن کو پہنچا دو، میں نے وہ حکیم صاحب کے پیش کئے۔ انہوں نے مسجد میں سے کسی کو طلب کرکے وہ پیالے اُن احباب کو پہنچا دیئے جن کے نام سیاہی سے لکھے ہوئے تھے۔ اسکے بعد پھر دروازہ کھلا۔ پھر حضرت صاحب دو پیالے پکڑا گئے۔ وہ بھی جن کے نام کے تھے ان کو پہنچا دیئے گئے۔ اس طرح حضرت صاحب خود دس گیارہ دفعہ پیالے لاتے رہے اور ہم اُن اشخاص کو مہمان خانہ میں پہنچاتے رہے۔ اخیر دفعہ میں جو دو پیالے حضور نے دیئے اُن میں سے ایک پر حکیم صاحب کا نام اور دوسرے پر میرا نام تحریر تھا۔ حکیم صاحب نے کھیر کھا کر کہا کہ آج تو مسیح کا من وسلویٰ اُتر آیا۔

(1089) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ خاکسار کے قیام قادیان کے دنوں میں عشاء کی نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے۔ مسجد بھری ہوئی تھی۔ ایک پنجابی مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر حضور سے عرض کیا کہ صوفیوں کے فرقہ نقش بندیہ وغیرہ میں جو کلمہ نفی اثبات کو پیشانی تک لے جا کر اور اطراف پر گذارتے ہوئے قلب پر الّا اللہ کی ضرب مارنے کا طریق مروج ہے،۔ اس کے متعلق حضور کا کیا حکم ہے؟ حضور نے فرمایا کہ چونکہ شریعت سے اس کی کوئی سند نہیں اور نہ اسوۂ حسنہ سے اس کا کچھ پتہ چلتا ہے اس لئے ہم ایسے طریقوں کی ضرورت نہیں خیال کرتے۔ اس مولوی نے پھر کہا کہ اگر یہ امور خلاف شرع ہیں تو بڑے بڑے مسلمہ اور مشاہیر جن میں حضرت احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اولیاء بھی ہیں جنہوں نے مجدد الف ثانی ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے، یہ سب لوگ بدعت کے مرتکب ہوئے اور لوگوں کو اس کی ترغیب وتعلیم دینے والے ہوئے۔ حضور نے فرمایا اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی آیا ہے کہ فتوحات کے بڑھ جانے اور دنیاوی دولت اور سامان تعیش کی فراوانی سے لوگوں کے دلوں سے خدا کے نام کی گرمی سرد پڑتی جا رہی تھی۔ اس وقت اگر ان بزرگوں نے بعض ایسے اعمال اختیار کئے ہوں جو اُن کے خیال میں اس وقت اس روحانی وبائی مرض میں مفید تھے تو وہ ایک وقتی ضرورت تھی اور بوجہ ان کی نیک نیتی کے اس کو خدا کے حوالہ کر دینا مناسب ہے۔ حضور نے فرمایا اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی قافلہ راستہ بھول کر ایسے جنگل میں جا نکلے جہاں پانی کا نشان نہ ہو اور ان میں سے بعض پیاس کی شدت سے زبان خشک ہو کر جان بلب ہوں اور ان کے ہمراہی درختوں کے پتے پتھروں سے کوٹ کر ان کا پانی نکالیں اور تشنہ دہانوں کے حلق میں ڈالیں تا کسی طرح پانی ملنے تک ان کا حلق بالکل خشک ہو کر ہلاکت کا موجب نہ ہو جائے۔ یا دامن کوہ میں پتھروں کو توڑ کر اور بڑی مشکلوں سے کاٹ کاٹ کر کنواں کھودا جاتا ہے یا ریگستان میں بڑی مصیبت سے اگر سو سو ہاتھ کھودا جائے تو کنواں برآمد ہوتا ہے لیکن جہاں دریا جاری ہو کیا وہاں بھی ان تکالیف کو اٹھانے کی ضرورت ہے؟ فرمایا۔ پس شکر کرنا چاہئے کہ اس وقت خدا نے پہاڑ کی چوٹی پر سے مصفّٰی اور شیریں پانی کا چشمہ جاری فرمایا ہے جس کے ہوتے ہوئے ان تکالیف میں پڑنا خدا کی ناشکری اور جہالت ہے۔

حضور کے اس ارشاد کے بعد جو ایک پرسرور کیفیت خاکسار نے محسوس کی وہ یہ تھی اُن امور سے جن کا اسوہ حسنہ سے ثبوت نہ تھا حضور نے اتفاق نہ فرمانے کے باوجود اُن متوفّی بزرگوں کے متعلق کوئی کلمہ رکیک نہ فرمایا بلکہ ایک وقتی ضرورت کے ماتحت اُن کی نیک نیتی پر محمول فرما کر اُن کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔

(1090) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بیٹھنے کی جگہ کھلے کواڑ کبھی نہ بیٹھتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آ کر کہتے ''ابا کنڈا کھول'' اور حضور اٹھ کر کھول دیتے۔ میں ایک دفعہ حاضر خدمت ہوا۔ حضور بوریے پر بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر حضور نے پلنگ اٹھایا اور اندر لے گئے۔ میں نے کہا حضور میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپ فرمانے لگے بھاری زیادہ ہے آپ سے نہیں اٹھے گا اور فرمایا آپ پلنگ پر بیٹھ جائیں مجھے یہاں نیچے آرام معلوم ہوتا ہے۔ پہلے میں نے انکار کیا لیکن آپ نے فرمایا نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں۔ پھر میں بیٹھ گیا۔ مجھے پیاس لگی تھی۔ میں نے گھڑوں کی طرف نظر اُٹھائی۔ وہاں کوئی پانی پینے کا برتن نہ تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا آپ کو پیاس لگ رہی ہے۔ میں لاتا ہوں۔ نیچے زنانے سے جا کر آپ گلاس لے آئے۔ پھر فرمایا ذرا ٹھہریے اور پھر نیچے گئے اور وہاں سے دو بوتلیں شربت کی لے آئے جو منی پور سے کسی نے بھیجی تھیں۔ بہت لذیذ شربت تھا۔ فرمایا ان بوتلوں کو رکھے ہوئے کئی دن ہو گئے کہ ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو پلا کر پھر خود پئیں گے۔ آج مجھے یاد آ گیا۔ چنانچہ آپ نے گلاس میں شربت بنا کر مجھے دیا۔ میں نے کہا پہلے حضور اس میں سے تھوڑا سا پی لیں تو پھر میں پیوں گا۔ آپ نے ایک گھونٹ پی کر مجھے دے دیا۔ اور میں نے پی لیا۔ میں نے شربت کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بوتل آپ لے جائیں اور ایک باہر دوستوں کو پلا دیں۔ آپ نے اُن دو بوتلوں سے وہی ایک گھونٹ پیا ہوگا۔ میں آپ کے حکم کے مطابق بوتلیں لے کر چلا آیا۔

(1091) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم حضور کے پاؤں دبا رہے تھے اور حضرت صاحب کسی قدر سو گئے۔ فضل شاہ صاحب نے اشارہ کر کے مجھے کہا کہ یہاں پر جیب میں کچھ سخت چیز پڑی ہے۔ میں نے ہاتھ ڈال کر نکال لی تو حضور کی آنکھ کھل گئی۔ آدھی ٹوٹی ہوئی گھڑے کی چپنی اور ایک دو ٹھیکرے تھے۔ میں پھینکنے لگا تو حضور نے فرمایا کہ یہ میاں محمود نے کھیلتے کھیلتے میری جیب میں ڈال دیئے۔ آپ پھینکیں نہیں۔ میری جیب میں ہی ڈال دیں۔ کیونکہ انہوں نے ہمیں امین سمجھ کر اپنے کھیلنے کی چیز رکھی ہے۔ وہ مانگیں گے تو ہم کہاں سے دیں گے۔ پھر وہ جیب میں ہی ڈال لئے۔ یہ واقعہ میرے سامنے کا ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے بھی اس کو حضور کی سوانح میں لکھا ہے۔

(1092) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں اور محمد خان صاحب مرحوم قادیان گئے اور حضرت اُم المومنین بہت سخت بیمار تھیں۔ مسجد مبارک کے زینے کے قریب والی کوٹھڑی میں مولوی عبد الکریم صاحب کے پاس ہم تین چار آدمی بیٹھے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا ''تار برقی کی طرح'' ''اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ ۔ اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ '' گھڑی گھڑی الہام ہوتا ہے اور میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ جب کوئی بات جلد وقوع میں آنے والی ہوتی ہے تو اس کا بار بار تکرار ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر جب آپ تشریف لے گئے تو پھر واپس آئے اور فرمایا کہ وہی سلسلہ پھر جاری ہو گیا۔ ''اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ ۔ اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ'' ان دنوں میر ناصر نواب صاحب کا کنبہ پٹیالہ میں تھا۔ اگلے دن پٹیالہ سے خط آیا کہ اسحاق کا انتقال ہو گیا اور دوسرے بیمار پڑے ہیں اور والدہ صاحبہ بھی قریب الموت ہیں۔ یہ خط حضرت ام المومنین کی خدمت میں لکھا کہ صورت دیکھنی ہو تو جلد آ جاؤ۔ حضور وہ خط لے کر ہمارے پاس آئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب، محمد خان صاحب اور خاکسار ہم تینوں بیٹھے تھے۔ جب حضور تشریف لائے۔ فرمانے لگے کہ یہ خط ایسا آیا ہے اور حضرت اُم المومنین کے متعلق فرمایا کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ اگر ان کو دکھایا جائے تو ان کو سخت صدمہ ہوگا اور نہ دکھائیں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ ہم نے مشورہ دیا کہ حضور انہیں خط نہ دکھائیں۔ نہ کوئی ذکر اُن سے کریں۔ کسی کو وہاں بھیجیں۔ چنانچہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم کو اُسی وقت روانہ کر دیا گیا۔ اور انہوں نے جا کر خط لکھا کہ سب سے پہلے مجھے اسحاق ملا اور گھر جا کر معلوم ہوا کہ سب خیریت ہے۔ حافظ حامد علی صاحب پھر واپس آ گئے۔ اور سارا حال بیان کیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ کا یہ مطلب تھا۔ یہ واقعہ میرے سامنے کا ہے۔

(1093) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص شملے میں رہتا تھا اور اس کی بہن احمدی تھی۔ وہ شخص بڑا عیاش تھا۔ اسکی بہن حاملہ تھی اور حالات سے وہ سمجھتی تھی کہ اس دفعہ میں ایام حمل میں بچنے کی نہیں کیونکہ اسے تکلیف زیادہ تھی۔ اس نے اپنے بھائی کو مجبور کیا کہ اسے قادیان پہنچا دے۔ چنانچہ وہ اسے قادیان لے آیا، اور کچھ دنوں کے بعد جب بچہ پیدا ہونے لگا تو پیروں کی طرف سے تھوڑا نکل کر اندر ہی مر گیا۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت ام المومنین روتی ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آئیں اور فرمایا عورت مرنے والی ہے اور یہ حالت ہے۔ آپ نے فرمایا ہم ابھی دعا کرتے ہیں اور آپ بیت الدعا میں تشریف لے گئے۔ دو چار ہی منٹ کے بعد وہ بچہ خود بخود اندر کو جانا شروع ہو گیا۔ اور پھر پلٹا کھا کر سر کی طرف سے باہر نکل آیا اور مرا ہوا تھا۔ وہ عورت بچ گئی اور اس کا بھائی توبہ کر کے اسی وقت احمدی ہو گیا اور بعد میں صوفی کے نام سے مشہور ہوا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

وصیت میں سچائی، وصیت کرنے سے زیادہ ضروری ہے

چندہ جتنا دے سکتے ہیں اتنا ہی دیں لیکن اپنی آمد کم نہ لکھوائیں، کہہ دیں کہ ہماری جو بھی آمد ہے ہم اس کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے، ہمیں کم شرح سے چندہ دینے کی اجازت دی جائے، اجازت لے لیں، مَیں اجازت دے دیا کرتا ہوں ہر ایک کو

لوگوں کو سچائی پہ قائم کریں، زبردستی نہ کریں، جن کی مجبوریاں ہیں ان کی مجبوری کو ہم مان لیتے ہیں

صبر اور حوصلہ کی کمی کے باعث ذراسی بات انتہا پہ پہنچ جاتی ہے، مردوں کو بھی نرمی اور پیار کا سلوک کرنا چاہئے، عورتوں میں بھی برداشت پیدا ہونی چاہئے

نماز کی ادائیگی ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری اور لازمی جزو ہے، جملہ اراکین مجلس عاملہ کو اس حوالہ سے عملی نمونہ ہونا چاہئے

ممبران مجلس عاملہ کو وقت کی قربانی اور وقف عارضی کے حوالہ سے بھی مثالی نمونہ قائم کرنا چاہئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ فن لینڈ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح وہدایات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7/نومبر 2021ء کو نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ فن لینڈ کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ ممبران مجلس عاملہ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کے مشن ہاؤس واقع Helsinki، فن لینڈ سے آن لائن شرکت کی۔

ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جملہ حاضرین سے گفتگو فرمائی اور جملہ شاملین کو حضور انور سے مختلف امور کی بابت راہنمائی اور ہدایات حاصل کرنے کی توفیق ملی۔

حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز کی ادائیگی ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری اور لازمی جزو ہے نیز یہ کہ جملہ اراکین مجلس عاملہ کو اس حوالے سے عملی نمونہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ ممبران مجلس عاملہ کو وقت کی قربانی اور وقف عارضی کے حوالہ سے بھی مثالی نمونہ قائم کرنا چاہئے جہاں وہ دین کی خدمت کیلئے وقت کی قربانی کرتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب مال نے اپنا تعارف کروایا تو حضور انور نے فرمایا کہ اچھا ماشاءاللہ۔ وصایا میں لوگ اپنی حصہ آمد کا فارم صحیح پُر کرتے ہیں؟

(سیکرٹری صاحب مال نے عرض کی) حضور اس میں کچھ کنفیوژن (confusion) ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا چندہ لگتا ہے کہ اس سے زیادہ ہونا چاہئے، بجٹ صحیح نہیں ہے انہیں اس طرف توجہ بھی دلائی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انہیں کہیں کہ اگر وصیت کی ہے تو سچ بول کے اپنی آمد پہ چندہ ادا کرو، نہیں تو اگر مجبوری ہے، چندہ صحیح طرح ادا نہیں کرسکتے تو وصیت کو منسوخ کرا لو پھر بعد میں جب حالات بہتر ہو جائیں گے پھر وصیت کر لینا۔ وصیت میں سچائی وصیت کرنے سے زیادہ ضروری ہے۔

اسکے بعد حضور انور نے چندہ عام دینے والوں کے متعلق دریافت فرمایا۔ (سیکرٹری صاحب مال نے عرض کی) حضور چندہ عام دینے والوں میں کچھ کمزوری ہے، اس میں سے اکثر non earning ممبرز بھی ہیں تو اکثر کا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ ہمیں تو الاؤنس ہی بہت تھوڑا سا ملتا ہے جس میں خرچہ پورا نہیں ہوتا، تو اس حوالے سے تھوڑی کمزوری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے ان سے کہو پھر آپ کو الاؤنس تھوڑا ملتا ہے تو آپ رخصت لے لیں۔ چندہ جتنا دے سکتے ہیں اتنا ہی دیں بیشک لیکن اپنی آمد کم نہ لکھوائیں۔ کہہ دیں ہماری جو بھی آمد ہے ہم اسکے مطابق چندہ نہیں دے سکتے اور ہمیں کم شرح سے چندہ دینے کی اجازت دی جائے۔ وہ اجازت لے لیں، میں اجازت دے دیا کرتا ہوں ہر ایک کو۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ لوگوں کو سچائی پہ قائم کریں۔ زبردستی نہ کریں۔ کوئی ٹیکس تو ہے نہیں یہ۔ جن کی مجبوریاں ہیں ان کی مجبوری کو ہم مان لیتے ہیں لیکن یہ ہے کہ پھر وہ لکھیں کہ ان حالات میں ہماری آمد کے مطابق چندہ دینا ہمارے لیے مشکل ہے، ہمیں چھوٹ دی جائے کہ ہم اس کے مطابق چندہ اتنی شرح سے دیں تو لے لیا کریں۔

ایک ممبر مجلس عاملہ نے عرض کی کہ بڑھتے ہوئے عائلی مسائل کو کس طرح بہتر کیا جاسکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ میری ایک کتاب ہے ’عائلی مسائل اور ان کا حل‘ اس کو پڑھیں اور اس کے اقتباس نکال کے گھروں میں دیں۔ اور دوسرے یہ کہ صبر اور حوصلہ۔ مردوں عورتوں میں صبر کی کمی ہے۔ ذرا سی بات ہوتی ہے تو انتہا پہ پہنچ جاتی ہے۔ تو مردوں کو بھی نرمی اور پیار کا سلوک کرنا چاہئے، عورتوں میں بھی برداشت پیدا ہونی چاہئے اور اس کیلئے مختلف وقتوں میں سیکرٹری تربیت کا کام ہے، اصلاحی کمیٹی اور تربیت مختلف پروگرام بناتے رہیں تاکہ مردوں اور عورتوں دونوں کی ٹریننگ ہوتی رہے اور معاملے امور عامہ کے پاس تو تب آتے ہیں جب بگڑتے ہیں۔ اس سے پہلے پہلے اگر اپنے سیکرٹری تربیت کو فعال کر دیں، اگر آپ کے سیکرٹری تربیت اچھا کام کرنے والے ہیں تو مسائل آپ کے پاس کم آئیں گے اور حل ہو جائیں گے۔

ایک دوست نے عرض کی کہ یہاں سکولوں میں اسلام کی تعلیم بھی ایک مضمون کے طور پر سکھائی جاتی ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے کوئی نصاب مقرر نہیں ہے جس کی وجہ سے اساتذہ اپنی مرضی سے اسلام کے غلط عقائد معصوم بچوں کو سکھاتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں تحریف ہو چکی ہے اور اس طرح کی چیزیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نہیں تو یہ غلط ہے ناں۔ آپ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو لکھیں کہ یہ آپ غلط پڑھا رہے ہیں، اسلام یہ نہیں ہے۔ ایک تو یہ کہ آپ لوگوں کی جماعت وہاں قائم ہے تو اپنا منسٹری آف ایجوکیشن میں، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اتنا اثر و رسوخ ہو جانا چاہئے اب تک کہ آپ ان کو لکھ کر کہیں اور اخباروں میں بھی لکھیں کہ بچوں کو جو پڑھایا جا رہا ہے یہ غلط طریقے سے پڑھایا جا رہا ہے اور اصل اسلام کی تعریف یہ ہے اور یہ ثابت شدہ ہے کہ قرآن کریم intact ہے، اپنی اصلی حالت میں اور اب تو بہت سارے ان کے اپنے لوگوں کی گواہیاں پیش ہیں۔ برمنگھم میں بھی ان کے ہاں ایک exhibition ہوا تھا وہاں انہوں نے ثابت کیا، دکھایا، اَور جگہوں پہ آرٹیکل بھی آچکے ہیں، غیروں کے بھی آچکے ہیں اور ثابت کر سکتے ہیں اور یہ قرآن کریم کا اپنا دعویٰ بھی ہے تو اسکیلئے آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے۔ اگر یہ کرتے ہیں تو کیوں کرتے ہیں؟ اب جرمنی میں انہوں نے کوشش کی ہے تو وہاں انہوں نے پھر کہا اچھا پھر اسکولوں میں پڑھانے کیلئے ہم نے سلیبس بنانا ہے، بتاؤ۔ مختلف فرقوں نے اپنے اپنے سلیبس بھیجے لیکن جماعت احمدیہ نے اسکول کیلئے اسلام کی بنیادی تعلیم کا جو سلیبس بھیجا تھا اس کو انہوں نے accept کر لیا اور وہی پڑھایا جاتا ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں چھیڑنا، ہم نے اسلام کی بنیادی تعلیم، بنیادی عقائد، ارکانِ اسلام، ارکانِ ایمان، قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام یہ چیزیں اور مشہور حدیثیں، اس قسم کی باتیں اور جو authentic تاریخ ہے وہ۔ یہ چیزیں دی جائیں اور اس کو انہوں نے accept کر لیا جہاں کسی فرقے کا کوئی بیان نہ ہو اور وہ ہر ایک کو منظور ہو اور اسکے بعد قبول ہو گیا تو اسی طرح آپ لوگ بھی کوشش کریں۔ کیوں نہیں وہاں کوشش کرتے؟ اور پہلی بات تو یہ ہے کہ اخباروں میں لکھیں اور بار بار مختلف احمدیوں کی طرف سے لکھا جائے کہ اس طرح پڑھایا جا رہا ہے یہ تو آپ لوگوں کو غلط تعلیم دے رہے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ کیا اسلام ہے۔ ہمارے سے تو نہیں پوچھا جاتا آپ کس طرح بیٹھ کے یہ بنا رہے ہیں۔ تو اس طرح کوشش کرنی پڑے گی، اس کیلئے پوری طرح مہم چلائیں۔

(ان دوست نے عرض کی) جی حضور۔ اس سلسلہ میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کیا ہے۔ اب انشاء اللہ اخباروں میں بھی لکھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہاں اخباروں میں لکھیں، بار بار لکھیں۔ یہاں کوئی شور مچاؤ پروٹسٹ کرنے کی اور شور سننے کی ان کو عادت ہے، جب شور مچائیں گے، لکھیں گے، بچوں کی طرف سے بھی جائے گا، ماں باپ کی طرف سے جائے گا، بے شمار خط آئیں گے، جتنا بھی انکا میڈیا ہے اس میں لکھیں تو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ والے آپ ہی پریشرائزڈ ہو جائیں گے۔

ایک دوست نے عرض کی کہ حضور تبلیغی حوالے سے ایک سوال تھا کہ مختلف پروگرامز کے ذریعہ جب تبلیغی رابطے بنتے ہیں تو لوگوں کی طبیعت میں کم گوئی کی وجہ سے وہ رابطے قائم رکھنے میں مشکل ہوتی ہے تو اس سے متعلق حضور کی کیا راہنمائی ہے، کس طرح رابطے قائم رکھے جائیں؟

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کون کم گو ہے، سننے والا یا بولنے والا؟ (انہوں نے عرض کیا کہ) حضور جو فنش عوام ہے ان کی طبیعت میں کافی shyness ہے، یہ جلدی اوپن نہیں ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے تو پھر ذاتی رابطے بنائیں، دوستیاں بنائیں، تعلق رکھیں۔ اپنے ہمسایوں سے تعلق رکھیں، ہمسایوں کو پتہ لگے۔ مختلف سیمینار کریں آپ ان کو اس میں بلائیں۔ چھوٹے موٹے پیمانے پہ سیمینار کریں، مہینے میں، دو مہینے میں، تین مہینے میں ایک سیمینار ہو جائے۔ انٹرفیتھ پروگرام ہو جائے، کوئی اس طرح کی چیز ہو جائے اس میں بلائیں اور وہاں یہ آپ کی باتیں سنیں۔ جب سنیں گے تو خود ہی سوال کریں گے۔ آہستہ آہستہ introduction ہوگی، پھر اخباروں میں خط لکھیں کہ اسلام کیا چیز ہے، اسلام کی تعلیم کیا چیز ہے، امن کیا چیز ہے، امن دنیا میں کس طرح قائم ہو سکتا ہے، اسلام کا کیا نظریہ ہے امن کے بارے میں اور موجودہ contemporary issues کے اوپر اصل رائے کیا ہونی چاہئے، ایک مسلمان کی حیثیت سے ہماری کیا رائے ہے وہ لکھیں تو پھر ان کو توجہ پیدا ہوگی کہ ہاں یہ لوگ صرف پرانی دقیانوسی باتیں نہیں کرتے، صرف مذہب مذہب کی بات کر کے ہمیں ورغلا نہیں رہے بلکہ یہ contemporary issues کے اوپر بھی بات کر کے ہمیں گائیڈ کر سکتے ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ کھلیں گے تو واقفیت پیدا ہو جائے گی انشاء اللہ۔

فرمایا کہ فنش لوگ جن کی آپ کے ساتھ دوستیاں ہیں اگر کسی کی ذاتی دوستی ہے، میں جانتا ہوں بعضوں کو جن کی ذاتی دوستیاں ہیں ان کے ساتھ تو وہ بڑے کھل کے باتیں کرتے ہیں۔ تو ذاتی تعلق بنانے کی بات بھی ہے۔ لیکن ذاتی تعلقات بنانے کے علاوہ اسلام کے بارے میں آپ کو ایک اوور آل پکچر (overall picture) دینی پڑے گی اور وہ سوشل میڈیا اور اخبار اور مختلف طریقوں سے دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور پھر gathering، سیمینار میں اس طرح کی باتیں کریں۔

ایک اَور دوست نے سوال کیا کہ پیارے حضور لوگوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق کیسے پیدا کیا جائے؟

حضور انور نے فرمایا کہ کیسے پیدا کیا جائے؟ مختلف topics کے اوپر چھوٹے چھوٹے اقتباس بنا کے، ان کو ٹائپ کر کے، پرنٹ نکال کے لوگوں کو دیں۔ ایک کتاب کو لگاتار پڑھنا لوگوں کیلئے جن کو پڑھنے کا شوق ہی نہیں مشکل ہے۔ تو وہ اقتباسات آپ دیں گے تو اس ٹاپک (topic) کے اوپر کچھ نہ کچھ توجہ پیدا ہوگی۔ انگلش میں، اردو میں ٹائپ کر کے گھروں کو دیا کریں۔ کتابیں نہیں تو کم از کم اقتباسات ہی پڑھنا شروع کر دیں گے۔ الفضل میں اقتباسات آتے ہیں جو روزنامہ الفضل میں اور جو انٹرنیشنل الفضل ہے اس میں پہلے صفحہ پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات آتے ہیں وہی نکال کے دے دیا کریں لوگوں کو تو کچھ نہ کچھ تو کم از کم پتہ لگ جائے گا ناں۔ باقی آج کل رجحان ہی نہیں پڑھنے کا۔ آج کل تو رجحان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پہ دیکھ لو، سن لو، تیس سیکنڈ کے اندر اندر جو بات کان میں پڑ جائے وہ دیکھ لو۔ یا ٹی وی پہ بیٹھ کے پروگرام دیکھ لو۔ اس کی طرف رجحان زیادہ ہو گیا ہے اور یا پھر آڈیو بکس بنائیں۔ وہ بنا کے دیں تا کہ ٹریول (travel) کرتے ہوئے، ٹیکسی چلاتے ہوئے، اِدھر اُدھر جاتے ہوئے کانوں پہ لگا لیں، وہ سن لیں۔ وہ بھی دلچسپی کا سامان ہو جاتا ہے۔ پڑھنے کا رواج ویسے ہی کم ہو گیا ہے عموماً۔ اس لیے ایک تو مختلف ٹاپکس کے چھوٹے چھوٹے اقتباسات لیں، آج کل کے جو ٹاپکس ہیں contemporary، نمازوں کی ضرورت، خدا کی وحدانیت۔ اللہ تعالیٰ کے وجود کی، existance of Allah کی ضرورت ہے کہ نہیں ہے، اور یہ سب بہت سارے ٹاپکس ایسے ہیں تو ان کے اوپر اقتباس نکال کے، پرنٹ کر کے لوگوں کو بھیجیں۔ پھر آڈیو بنا کے بھیجیں تو اس طرح لوگوں کو کم از کم کچھ نہ کچھ تو آواز کان میں پڑے گی ناں۔ کتابیں پڑھنے کا اب رواج نہیں رہا۔ کتابیں سننے کا رواج ہے۔ آڈیو بکس بنا دیں۔ اس لیے الاسلام نے بھی بہت ساری آڈیو بکس بنائی ہوئی ہیں ان کو بھی دیکھیں۔ ڈاؤن لوڈ کر کے سن سکتے ہیں یا ریکارڈ کر کے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے ناں! آپ لوگوں کو بیان کرنے سے پہلے اپنے گھروں میں بیان کریں۔ پہلے تو بچوں کے ساتھ اتنی دوستی رکھیں کہ بچے جب سکول سے آئیں تو بتائیں کہ آج اسکول میں اس بارے میں ہمیں کیا پڑھایا اور پھر آپ اس کو بتائیں کہ تمہاری عمر کیا ہے اور بعض باتیں جو تمہیں اب بتائی جا رہی ہیں تمہیں تو اس کا شعور بھی نہیں ہے، تمہیں سمجھ بھی نہیں آ سکتی کہ کیا چیز ہے اور کیا چیز نہیں ہے۔ جب تم بالغ ہو گے تمہیں سمجھ آئیں گی۔ پھر تم دوبارہ سوال پوچھنا پھر تمہیں سمجھایا جائے گا اور پھر جو سوال تمہارے ذہن میں اٹھیں ان کے جواب بھی تمہیں مل جائیں گے۔ پھر مذہب اسکے بارے میں کیا کہتا ہے ان بچوں کے لیول پہ رکھ کے، پانچ سال کا بچہ، آٹھ سال کا بچہ، دس سال کا بچہ، بارہ سال کا بچہ، پندرہ سال کا بچہ اور ان سے بے تکلف ہو کے پھر ان سے باتیں کرنی پڑیں گی، نہیں تو دوسروں کی اصلاح کرتے کرتے آپ اپنے بچوں کو ضائع نہ کر دیں۔ اصل فکر یہ کرنی چاہئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19/نومبر 2021)

بقیہ خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب از صفحہ 13

قتل کے مقدمے بھی بنائے گئے لیکن جس سچائی کو وہ پہچان چکے تھے اس سے وہ ذرا بھر بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ بلکہ پہلے مبلغ کے آنے تک انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا خلیفہ وقت سے براہ راست تربیت پانے والے کسی شخص کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن اسکے باوجود وہ اخلاص و وفا میں بڑھتے رہے۔ اس فکر میں رہتے تھے کہ کہیں ہم سے یا ہماری نسلوں سے ایمان ضائع نہ ہو جائے۔

سوال مکرم ایم اے سلطان غوث صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں مبلغ بھجوانے کے بارے میں درخواست کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مکرم ایم اے سلطان غوث صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں جماعت کے حالات کے بارے میں لکھا اور مبلغ بھجوانے کے بارے میں درخواست کی، اپنی وفا اور تعلق کا اظہار کیا۔ آخر میں لکھا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح کی کوئی جلد بھیجی جائے تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔

سوال کب ہم حقیقتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمار کئے جائیں گے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بے زار ہو کر ترک کرو۔

سوال قرآن کریم کے کس حکم کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ قرآن کریم کے اس حکم کو اپنے سامنے رکھیں کہ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا (الانفال:47) اور آپس میں جھگڑے نہ کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو۔

سوال اگر ہم بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو ہماری عبادتیں لوگوں پر کس طرح کا اثر ڈالیں گیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو ایسے لوگوں کی عبادتیں دوسروں پر نیک اثر ڈالنے کی بجائے بد اثر ڈال رہی ہوتی ہیں اور ان کو خود بھی کوئی فائدہ نہیں دے رہی ہوتیں۔ کمزور ایمان والوں کو اور کچے ذہنوں کو مذہب سے دور لے جا رہی ہوتی ہیں۔

سوال سب سے پہلے ماریشس میں کون سے مبلغ پہنچے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 1915ء میں حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ ماریشس پہنچے۔

سوال جب صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کو پورٹ میں روک لیا تو پھر انہیں کیسے ماریشس کی سرزمین پر اترنے کی اجازت ملی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صوفی احمد صاحب کو پورٹ پر ہی روک لیا گیا اور دوسرے مسلمانوں کی طرف سے اس وقت بھی بڑی کوشش ہوئی کہ انہیں واپس بھجوا دیا جائے۔ آخر روشن علی بھنو صاحب کی 30 ہزار روپے کی ضمانت پر انہیں ماریشس کی سرزمین پر اترنے کی اجازت ملی۔

سوال ماریشس کے دوسرے مبلغ کون تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دوسرے مبلغ ماریشس میں حضرت حافظ عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہ آئے اور آخر یہیں ان کی وفات ہوئی۔

سوال حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے خطبہ میں کیا فرمایا؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں ان کے بارے میں فرمایا کہ مولوی عبید اللہ ہمارے ملک میں سے تھا جس نے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ دین کیلئے زندگی وقف کرنا اور پھر اس عہد کو نبھانا دونوں باتوں کو جانتا تھا۔ شہادت کا پہلا موقع عبید اللہ کو ملا یعنی ہندوستان کے کسی شخص کی شہادت کا۔ فرمایا ہمیں اس کی موت پر فخر ہے تو اس کے ساتھ صدمہ بھی ہے کہ ہم میں سے ایک نیک اور پاک روح جو خدا کے دین کی خدمت میں شب و روز مصروف تھی جدا ہو گئی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کے بزگوں کی احمدیت قبول کرنے کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کے بزرگوں نے احمدیت کو اس لئے قبول کیا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے احمدیت کی تبلیغ کو آگے اس لئے پھیلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ جو تم اپنے لئے پسند کرو وہ اپنے بھائی کیلئے بھی پسند کرو اس لئے انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔

سوال ماریشس کے لوگوں کو کس طرح اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب آپ کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس نکتہ کو سمجھیں اور جہاں احمدیت کے انعام کے وارث ہونے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے رہیں، اپنی نسلوں میں بھی احمدیت کی حقیقی تعلیم کو دلوں میں راسخ کئے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ وہاں اس خوبصورت پیغام کو دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ اور یہ کام آپ اس وقت احسن رنگ میں کر سکیں گے جب اپنے ہر عمل کو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔

......☆......☆......☆......

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

FAIZAN FRUITS TRADERS
Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11رمئی 2023ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم مولوی محمد دین صاحب مرحوم
(معلم وقف جدید سرگودھا، حال گلیہم، یو۔کے)

6رمئی 2023ء کو 94سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت عمر دین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت زینب بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں۔مرحومہ نے ساری زندگی ایک واقف زندگی کی بے مثال بیوی ہونے کا حق ادا کیا۔پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھیں۔ ابتدائی عمر سے ہی جماعتی خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ مرحومہ بہت دیندار، نماز اور روزہ کی پابند، بہت ملنسار، مہمان نواز اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک بزرگ خاتون تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔مرحومہ کے ایک نواسے مکرم عبد اللہ صاحب مربی سلسلہ آج کل جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرم ملک غلام احمد صاحب (ربوہ)

13رجنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم کا تعلق ضلع چکوال کے گاؤں پچنند کے کٹر پیر پرست گھرانے سے تھا۔16 سال کی عمر میں پاکستان نیوی میں شمولیت اختیار کی۔ایک مرتبہ آپ کوئٹہ اپنے تایا سے ملنے گئے جو احمدیہ مسجد کوئٹہ میں رہائش پذیر تھے تو وہاں براہین احمدیہ اور کچھ اور کتابیں پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔مرحوم بچپن سے ہی سعید الفطرت اور خلافت کے سچے عاشق تھے۔ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے۔مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ اکلوتی بیٹی شامل ہے۔

(2)مکرم محمد ابراہیم صاحب
(سابق اکاؤنٹنٹ ناصر آباد اسٹیٹ سندھ، حال لاہور)

14رفروری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم کی دادی حضرت فتح بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔مرحوم نے بہت امانت اور دیانت سے اسٹیٹ کے اموال کو خرچ کیا۔اپنے ساتھ کام کرنے والے ملازمین اور دوسرے لوگوں کی ضرورتوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، چندوں اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔خلافت کے ساتھ حد درجہ احترام اور عقیدت کا تعلق تھا۔ناصر آباد اسٹیٹ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔لمبا عرصہ سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی بھی رہے۔مرکزی تبلیغی و علمی کلاسز میں اپنے گاؤں کی نمائندگی بھی کرتے رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔آپ مکرم احمد ندیم ظفر صاحب مربی سلسلہ نظارت امور عامہ ربوہ کے والد تھے۔

(3)مکرم محمد داؤد صاحب
ابن مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب (جرمنی)

5رجنوری 2023ء کو 95سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے تایا حضرت نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، دعا گو، ہمدرد، خلافت کے شیدائی، ایک نافع الناس اور مخلص نیک انسان تھے۔جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(4)مکرم محمد احمد صاحب
ابن مکرم ملک محمد نواز صاحب (امریکہ)

30رنومبر 2022ء کو 53سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم کے دادا مکرم حاجی رجادہ صاحب نے 1930 میں قادیان جا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔مرحوم تہجد گزار اور نمازوں کے پابند تھے اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔حضور انور کے خطبات بڑی باقاعدگی سے اپنی فیملی کے ساتھ سنا کرتے تھے۔خلافت سے آپ کا اطاعت اور وفا کا بڑا گہرا تعلق تھا۔آپ کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا اور بچوں کے ہمراہ تبلیغی پروگراموں میں شامل ہوتے تھے۔آج کل امریکہ میں مقیم تھے جہاں آپ اپنی فیملی کے ہمراہ اگست 2018ء میں سری لنکا سے بطور رفیوجی منتقل ہوئے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔

(5)مکرم شفیق احمد جسکانی صاحب (امریکہ)

19رستمبر 2022ء کو 87سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم نے 1959ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔حضرت مولوی عبد اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی اہلیہ مکرمہ شمیم جسکانی صاحبہ کے پڑدادا تھے۔

اعلان نکاح :: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24رجون 2023ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد (ٹلفورڈ، یو۔کے) میں درج ذیل چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆عزیزہ نور رحمان بنت مکرم افضال الرحمان صاحب (امریکہ) ہمراہ مکرم فتح علی باجوہ (واقفِ نو) ابن مکرم عبد العلیم مومن صاحب (ربوہ)

☆عزیزہ عائشہ بنت مکرم حنیف احمد قمر صاحب (ربوہ) ہمراہ مکرم جلیس خان صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم عبد الحلیم خان صاحب

☆عزیزہ شائستہ عبیدہ حُسنی بنت مکرم نذیر حسین حُسنی صاحب (ماریشس) ہمراہ مکرم مباہل احمد شاکر صاحب (واقفِ زندگی، ایم ٹی اے) ابن مکرم حنیف احمد شاکر صاحب (یوکے)

☆عزیزہ امۃ الباری ماہین خان (واقفۂ نو) بنت مکرم عبد الرؤف خان صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم عرفان احمد خالد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد عمر خالد صاحب (یوکے)

☆عزیزہ نعمانہ عائشہ مجید (واقفۂ نو) بنت مکرم مجید الرحمان حمید صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم اسامہ احمد سامی صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم اسماعیل مبارک احمد صاحب (یوکے)

☆عزیزہ نہال جاوید بنت مکرم شاہد جاوید صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم شاہان لون صاحب ابن مکرم فہیم احمد لون صاحب (جرمنی)

......☆......☆......☆......

مرحوم نے 1982ء میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن میں بطور صوبائی صدر کام کیا اور پھر وہاں سے بطور نیشنل صدر ریٹائر ہوئے۔مرحوم 1971ء میں کیلیفورنیا (امریکہ) منتقل ہوئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(6)مکرم اللہ یار صاحب (کینیڈا)

5رفروری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم کا تعلق ضلع وہاڑی سے تھا۔مرحوم نے خود احمدیت قبول کی۔ آپ بڑے نڈر، مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا خاص ملکہ عطا کیا ہوا تھا۔گاؤں کے نمبر دار تھے اور لوگ اکثر پنچایت وغیرہ کے فیصلے کروانے کیلئے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔آپ ڈاکٹر تو نہ تھے لیکن خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے استفادہ کر کے دوائی تجویز کرتے اور اکثر مفت ہومیو پیتھک دوائیاں لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفاء بھی رکھی ہوئی تھی۔آپ کو چند گھنٹے اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔خلافت سے عشق کا تعلق تھا۔آپ کو اور آپ کے خاندان کو گاؤں میں نئی مسجد بنانے کی بھی توفیق ملی۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

اعلان ولادت

۞ مکرم گلزار احمد پڈر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولودہ کا نام سدرہ گلزار تجویز فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم بشیر احمد پڈر صاحب آف جماعت احمدیہ ناصر آباد (جموں کشمیر) کی پوتی اور مکرم راجہ نسیم احمد صاحب آف خان پورہ چک ایمرچ (جموں کشمیر) کی نواسی ہے۔بچی کی صحت وسلامتی، نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم صغیر احمد میر صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام نائمہ میر تجویز فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم عبد الرشید میر صاحب آف آسنور (جموں کشمیر) کی پوتی اور مکرم مبارک احمد گنائی صاحب آف ریشی نگر (جموں کشمیر) کی نواسی ہے۔بچی کی صحت وسلامتی، نیک، خادمہ دین، والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ جمیل احمد، انسپکٹر ہفت روزہ بدر قادیان)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant
!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!
Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)
طالب دعا: خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

جوامن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا تعالیٰ اسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا اور جوامن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 ردسمبر 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال ہماری جماعت کو کس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کیلئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ......اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کیلئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔

سوال انسان کی دعائیں کب خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جوامن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا تعالیٰ اسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا اور جوامن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

سوال دعا کیلئے سب سے اول کس امر کی ضرورت ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: دعا کیلئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔

سوال اللہ تعالیٰ کے کون سے بندے ہیں جن کا اللہ کبھی انجام بد نہیں کرتا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔

سوال جب نماز میں کھڑے ہو تو تمہارا مطمحِ نظر کیا ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ضروری ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور نماز میں کھڑے ہو تو چاہئے کہ اپنے وجود سے عاجزی اور ارادت مندی کا اظہار کرو۔

سوال انسان کو بامراد ہونے کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کام کیلئے زمانہ ہوتا ہے اور سعید اس کا انتظار کرتے ہیں، جو انتظار نہیں کرتا اور چشمِ زدن میں چاہتا ہے کہ اسکا نتیجہ نکل آوے، وہ جلد باز ہوتا ہے اور بامراد نہیں ہوسکتا۔

سوال شیطان انسان کو کس طرح اسکے دین اور خدا تعالیٰ سے دور کررہا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان انسان سے ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر اسے دین اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

سوال اگر کمزور ایمان والوں کو کسی ابتلا اور ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے تو انکے دماغ میں کیا خیال آنے لگتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر کبھی کسی ابتلا سے گزرے یا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا تو کمزور ایمان والوں اور کم علم والوں کو فوراً یہ خیال آنے لگ جاتا ہے کہ یا تو مذہب غلط ہے جس پر ہم لوگ قائم ہیں اور اصل میں اسکی کوئی حقیقت نہیں ہے یا خدا تعالیٰ کی ذات ایسی نہیں کہ رحم کرتے ہوئے دعائیں سنے اور ہمیں اس ابتلا اور امتحان سے نکالے یا خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ ہم پر ظلم کیا ہے جو ہم اس حالت سے گزر رہے ہیں۔ باوجود دعاؤں کے ہماری پریشانیاں دور نہیں ہورہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سعادت مند لوگوں کے کیا نشانات بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جو عذابِ الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے، صدقات دیتا ہے اور امرِ الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے۔ اپنے اعمال کو سنوار کر بجالاتا ہے۔ یہی سعادت کے نشان ہیں۔

سوال اگر ہم اچھے حالات میں بھی خدا تعالیٰ کے حقوق کو نہ بھولیں تو خدا تعالیٰ کس طرح نوازتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک حقیقی مومن کا یہ کام ہے کہ اپنے اچھے حالات میں خدا تعالیٰ کے حق کو اور اُس کی مخلوق کے حق کو کبھی نہ بھولے اور اگر وہ یہ حق ادا کر رہا ہے تو پھر مشکلات کے دَور سے خدا تعالیٰ اسے خود نکالتا ہے، اس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کے آداب کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے اُن طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیتِ دعا کے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرینِ دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ اُن کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کرنے والے کی صبر کی مثال کیا دی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بوآتا ہے......تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسکا سبزہ اوپر نکل آتا ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اسکا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ وہ یہ چاہتا ہے کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کونسا موقع ہے۔ وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غورو پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے۔ یہی حال دعا کا ہے اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشوونما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پالیتے ہیں۔

سوال دعا کی قبولیت کیلئے جسم اور ارواح کا آپس میں کیسا تعلق ہونا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ظاہری نماز اور روزہ اگر اُسکے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اُن میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سُکھا دیتے ہیں۔ اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں لیکن یہ تکالیف اُن کو کوئی نور نہیں بخشتیں اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے بلکہ اندرونی حالت ان کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا۔ اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰـكِنۡ يَّنَالُهُ التَّقۡوٰى مِنۡكُمۡ (الحج: 38) یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ مغز چاہتا ہے۔

سوال عبادت میں لذت کس طرح حاصل ہوگی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ جب انسان خدا تعالیٰ کیلئے اپنی محبوب چیزوں کو جو خدا کی نظر میں مکروہ اور اسکے منشاء کے مخالف ہوتی ہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالتا ہے تو ایسی تکالیف اٹھانے والے جسم کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے۔ تو ایسی تکالیف اٹھانے والے جسم کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی اس سے متاثر ہوکر ساتھ ہی ساتھ اپنی تبدیلی میں لگتی ہے یہاں تک کہ کامل نیاز مندی کے ساتھ آستانۂ الوہیت پر بے اختیار ہو کر گر پڑتی ہے۔ یہ طریق ہے عبادت میں لذّت حاصل کرنے کا۔

......☆......☆......☆......

اَے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9 ردسمبر 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خلافت سے وابستگی اور اخلاص کو نبھانے کیلئے کیا کرنا ہوگا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے لیکن تبلیغ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جارہی جس طرح ہونی چاہئے۔ اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں۔

سوال جماعت کی ترقی کی رفتار کب تیز ہوگی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اپنی چھوٹی چھوٹی رنجشوں کو بھلا کر ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا تعلق پیدا کریں تاکہ جماعت کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے والے بن سکیں۔

سوال ماریشس میں احمدیت کا ظہور کب ہوا؟ اور یہاں کے ابتدائی احمدی کون ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ماریشس میں احمدیت 1912ء میں خلافت اولیٰ کے زمانے میں آئی۔ یہاں کے ابتدائی احمدیوں میں سے نوردیا صاحب، ماسٹر محمد عظیم سلطان غوث صاحب، میاں جی رحیم بخش صاحب، میاں جی سبحان محمد رجب علی صاحب وغیرہ ہیں۔

سوال حضرت حافظ جمال احمد صاحب کی وفات پر خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خطبہ جمعہ میں کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حافظ جمال احمد صاحب کی وفات پر خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے کام اور خدمات اور قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا ”وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہوا۔“

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کے ابتدائی مبلغوں کا ذکر کس لئے کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابتدائی مبلغوں کا میں نے ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو احساس رہے کہ جماعت کے ابتدائی بزرگوں نے اور ان مبلغین نے اس ملک میں احمدیت کو پھیلانے اور اپنے اندر احمدیت کو قائم رکھنے کیلئے کیا کیا کام کئے ہیں۔

سوال ماریشس کے پرانے احمدیوں کے ساتھ کیا کیا مخالفت ہوئی؟ اور انہوں نے ان مخالفت کا کس طرح سامنا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان میں سے بعض کے خلاف

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11338: مَیں شاہ جان خان ولد مکرم تجمل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 10/دسمبر 2004 پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ حبیب العبد: شاہ جان خان گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 11339: مَیں سرمد خان ولد مکرم سرور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ حبیب العبد: سرمد خان گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 11340: مَیں نصر اللہ خان ولد مکرم سمیع اللہ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر العبد: نصر اللہ خان گواہ: شیخ علاؤالدین

مسل نمبر 11341: مَیں حلیم خان ولد مکرم اللہ بخش خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیوشن عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیوشن ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر العبد: حلیم خان گواہ: شیخ حبیب

مسل نمبر 11342: مَیں شیخ مبارک رحمٰن ولد مکرم شیخ مجیب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شہادت خان العبد: شیخ مبارک رحمٰن گواہ: شیخ حبیب

مسل نمبر 11343: مَیں صادق محمد ولد مکرم عاشق محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان تلاش روزگار عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: قیوم خان العبد: صادق محمد گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11344: مَیں عطائر خان ولد مکرم ہدایت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ CRPF عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ بمقام ترتو ارقبہ 54 ڈسمل کھاتہ نمبر 764/686، ایک پلاٹ بمقام کیرنگ نزد گرڈی بنیاں قبرستان جانب مشرق رقبہ 5 گنٹھ (شاملاٹ زمین) جس پر خاکسار کا ایک مکان تعمیر شدہ ہے، پوسٹ آفس میں 10 لاکھ روپئے جمع ہیں۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/23200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شہادت خان العبد: عطائر خان گواہ: شیخ حبیب

مسل نمبر 11345: مَیں عبد القادر خان ولد مکرم سلامت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 30 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الواحد خان العبد: عبد القادر خان گواہ: سلامت خان

مسل نمبر 11346: مَیں سلیم اختر ولد مکرم محمد مسلم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 13/اگست 1988 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ اقصیٰ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/مارچ 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10351 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاضی نور الحسن العبد: سلیم اختر گواہ: فہیم احمد

مسل نمبر 11347: مَیں واریشہ سلیم زوجہ مکرم سلیم اختر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 12/اکتوبر 1994 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ اقصیٰ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 6.930 گرام، ٹاپس 1.900 گرام، گلے کا ہار 7.240 گرام، کانوں کی بالی 3.670 گرام، انگوٹھی 0.910 گرام، انگوٹھی 1.370 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: ماتھے کا ٹیکا 3.120 گرام، ہار کا سیٹ 34.340 گرام، پائل 49.610 گرام، بچھوا 4.500 گرام، انگوٹھی 4.500 گرام، حق مہر مبلغ 41 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: قاضی نور الحسن الامۃ: واریشہ سلیم گواہ: فہیم احمد

مسل نمبر 11348: مَیں ماریہ صدیقہ بنت مکرم عبد المویٔدے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 20/ستمبر 2003 پیدائشی احمدی، ساکن راماں منڈی ضلع بھٹنڈا صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/نومبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد امین ندیم الامۃ: مریم صدیقہ گواہ: رضیہ بیگم

مسل نمبر 11349: مَیں عائشہ صدیقہ بنت مکرم عبد المویٔدے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 16/ستمبر 2005 پیدائشی احمدی، ساکن راماں منڈی ضلع بھٹنڈا صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/نومبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد امین ندیم الامۃ: عائشہ صدیقہ گواہ: رضیہ بیگم

مسل نمبر 11350: مَیں محمد بشیر الدین ولد مکرم محمد وسیم الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 18/دسمبر 1996 پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر 12-2-506/25 سی پلازہ گڈی ملکاپور مہدی پٹنم ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 30 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد بیگ العبد: محمد بشیر الدین گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 11351: مَیں عبد الواسع صدیقی ولد مکرم ندیم احمد صدیقی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 24/اکتوبر 2004 پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر MIGH/B1/F-3 سنتوش نگر کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/مارچ 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ندیم احمد صدیقی العبد: عبد الواسع صدیقی گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 11352: مَیں افشاں جبین زوجہ مکرم ندیم احمد صدیقی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم اپریل 1982ء پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر MIGH/B1/F-3 سنتوش نگر کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 14 ہزار روپئے وصول شدہ۔ زیور طلائی: لچھا 16 گرام، نیکلیس 15 گرام، چین 12 گرام، بالیاں ٹاپس 2.5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ندیم احمد صدیقی الامۃ: افشاں جبین گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 11353: مَیں اسماء مبشر زوجہ مکرم محمد مبشر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 2/مارچ 1982ء پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر HIGB-41 سالار نگر (سنتوش نگر) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر

واکراہ آج بتاریخ یکم / مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 21 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مبشر احمد　　الامۃ: اسماء مبشر　　گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 11354: مَیں زلیخہ بیگم زوجہ مکرم عارف احمد خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر 14-17 شاہین نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 / جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ طلائی چین 22 کیریٹ وزن 5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصرت خانم　　الامۃ: زلیخہ بیگم　　گواہ: غلام طیب خان

مسل نمبر 11355: مَیں سرمد احمد ولد مکرم اشفاق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 6 / اپریل 1992 پیدائشی احمدی، ساکن 909-2-18 جی. ایم. چونی (فلک نما) صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 / فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 20 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ چاند مجیب　　العبد: سرمد احمد　　گواہ: راشدہ اشفاق

مسل نمبر 11356: مَیں غزالہ انجم زوجہ مکرم محمد عبد المجیب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 16 / مئی 1975ء پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر 18-2-888/10/163 نمرہ کالونی چھاؤنی غلام مرتضی (فلک نما) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات 50 گرام 22 کیریٹ، حق مہر مبلغ 11 ہزار روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبد المحسن　　الامۃ: غزالہ انجم　　گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 11357: مَیں قمر سلطانہ زوجہ مکرم محمد نور الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 21 / مئی 1987 پیدائشی احمدی، ساکن 18-8-223/121/2 (نرسمہا نگر) کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 51 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد نور الدین　　الامۃ: قمر سلطانہ　　گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 11359: مَیں شاہجہان بیگم زوجہ مکرم رضا کبیر یہ خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23 / دسمبر 1964ء تاریخ بیعت 1981ء ساکن نور پور روڈ ڈاکخانہ موتی گنج ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 / اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 1.5 ڈسمل بمقام نور پور روڈ بالاسور، زمین 2160 sqft بمقام کولکاتہ، زیور طلائی 25 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/13000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر امین　　الامۃ: شاہجہان بیگم　　گواہ: عبد الرحیم درد

مسل نمبر 11360: مَیں شیخ حبیب الرحمن ولد مکرم شیخ مطیع الرحمن صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 1 گنٹھ واقع جگت پور (کٹک) کھاتہ نمبر 620/952 پلاٹ نمبر 9۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/60,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ طاہر احمد　　العبد: شیخ حبیب الرحمن　　گواہ: رمضان خان

مسل نمبر 11361: مَیں نذیر خان ولد مکرم بشیر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبرکوٹ ڈھینکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ذاتی مکان واقع تالبرکوٹ موجودہ قیمت 10 لاکھ روپئے (آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے البتہ مذکورہ مکان خاکسار نے اسی آبائی زمین پر تعمیر کی ہے جو کہ ذاتی ہے، آبائی زمین کا کل رقبہ 73 ڈسمل ہے پلاٹ نمبر 4833 بمقام تالبرکوٹ کھاتہ نمبر 335 اس زمین کے ہم چار بھائی اور تین بہنیں شرعی حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آزاد خان　　العبد: نذیر خان　　گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 11362: مَیں نافعہ روبی ٹی کے زوجہ مکرم شہباز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4 / جون 1996 پیدائشی احمدی، ساکن کوٹھی دار السلام ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 / فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار بصورت حق مہر 20 گرام، انگوٹھی 4 گرام، بریسلیٹ 8 گرام، کان کی بالی 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ناصر احمد　　الامۃ: نافعہ روبی ٹی کے　　گواہ: شہباز احمد

مسل نمبر 11363: مَیں فہم النساء زوجہ مکرم عبد الرحیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 4 / جون 1968 پیدائشی احمدی، ساکن کوارٹر نمبر 343 (آئی ایم ایم ٹی کالونی) ڈاکخانہ آچاریہ وِہار ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 / دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 12 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان　　الامۃ: فہم النساء　　گواہ: سید ابراہیم احمد

مسل نمبر 11364: مَیں امتہ الباسط نور زوجہ مکرم محمد ابراہیم پرویز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر تاریخ پیدائش 2 / نومبر 1976 پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 74 ارم لین (بڈشاہ نگر) نٹی پورہ ضلع سری نگر صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 / مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 10 مرلہ بمقام کاہلواں قادیان کھاتہ نمبر 437/393 خسرہ نمبر 16/12/1/1، حق مہر مبلغ 70 ہزار روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: کان کے جھمکے 1 تولہ، کان کے ٹاپس 7 گرام، کان کے ٹاپس 3 گرام، چین سیٹ 2.5 تولہ، انگوٹھی 5 گرام، انگوٹھی 3 گرام، انگوٹھی 4 گرام، انگوٹھی 3 گرام، انگوٹھی 7 گرام، انگوٹھی 4 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 50 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد مشتاق　　الامۃ: امتہ الباسط نور　　گواہ: محمد ادریس میر

مسل نمبر 11365: مَیں سید عطاء المجیب ولد مکرم سید بشیر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ تاریخ پیدائش 5 / اپریل 1959 پیدائشی احمدی، ساکن L-18/4 پنچاسکھا نگر (دمدما) نزد ITER بوئز ہوسٹل ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 / فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1600 sqft آبائی زمین جس میں 5 بھائی اور 2 بہن کا حصہ ہے جس پر 400sqft زمین پر خاکسار کا ذاتی مکان ہے موجودہ قیمت 3 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 30 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صہیب احمد　　العبد: سید عطاء المجیب　　گواہ: فضل حق خان

مسل نمبر 11366: مَیں حمیدہ خانم زوجہ مکرم سید عطاء المجیب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 16 / دسمبر 1963 پیدائشی احمدی، ساکن L-18/4 پنچاسکھا نگر (دمدما) نزد ITER بوئز ہوسٹل ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 / فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 25 ہزار روپئے وصول شدہ اس رقم سے خاکسار نے کاہلواں قادیان میں 4 مرلہ شام لاٹ زمین خریدی ہے، زیور طلائی: 2 کنگن، ہار کانٹے اور انگوٹھی کل وزن 5 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صہیب احمد　　الامۃ: حامدہ خانم　　گواہ: فضل حق خان

مسل نمبر 11367: مَیں حنیفہ بشیر زوجہ مکرم محمد الیاس ریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4 / اپریل 1994 پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 / اگست 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 70 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد نایک　　الامۃ: حنیفہ بشیر　　گواہ: تجمل احمد نایک

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 13 - July - 2023 Issue. 28

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص آج کے دن صبر کے ساتھ ثواب سمجھ کر جنگ کرے گا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے گا خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا

جنگ بدر کے حوالہ سے سرکار دو عالم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا دلنشین و ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7؍جولائی 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنگ بدر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

عتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور اپنے بیٹے ولید بن عتبہ کے درمیان چلتا ہوا نکلا اور صفوں سے آگے نکل کر مبارزت طلب کی۔ انصار کے کچھ نوجوانوں نے اس کو جواب دیا۔ عتبہ نے کہا ہمارا ارادہ تو صرف اپنے چچا کے بیٹوں سے لڑنے کا ہے اور ساتھ ہی بلند آواز میں پکار کر کہا اَے محمد (ﷺ) ہمارے رشتہ داروں میں سے ہمارے برابر کے لوگوں کو ہمارے مقابلے پر بھیجو تو نبی ﷺ نے فرمایا: اٹھو اَے حمزہ اٹھو اَے علی اٹھو اَے عبیدہ بن حارث۔ حضرت حمزہ آپ کے چچا تھے اور علی اور عبیدہ دونوں حضور ﷺ کے چچازاد تھے۔ حمزہ عتبہ کی طرف بڑھے اور حضرت علی شیبہ کی طرف۔ دونوں نے اپنے حریف کو مار گرایا۔ عبیدہ اور ولید میں دو جھڑپوں کا تبادلہ ہوا اور دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کر کے کمزور کر دیا۔ حضرت حمزہ اور حضرت علی اپنے ساتھی حضرت عبیدہ بن حارث کو اپنی فوج میں اٹھا لائے تو ان کا پاؤں کٹ چکا تھا۔ جب ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں شہید نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا بیشک تم شہید ہو۔ حضرت عبیدہ جو آنحضرت ﷺ کے چچازاد تھے ان زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور بدر سے واپسی پر راستے میں انتقال کیا۔

اس موقع پر ابوجہل نے ایک دعا کی تھی کہ اے خدا ہم میں سے جو شخص قریبی رشتہ داریوں کو توڑتا ہے اور ایسی باتیں بیان کرتا ہے جو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنی تو آج اسے ہلاک کر۔

جنگ کی حالت کا نقشہ ایک جگہ اس طرح کھینچا گیا ہے کہ میدان کارزار میں کشت و خون کا میدان گرم تھا۔ مسلمانوں کے سامنے ان سے تین گنا جماعت تھی جو ہر قسم کے سامان حرب سے آراستہ ہو کر اس عزم کے ساتھ میدان میں نکلی تھی کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیا جاوے اور مسلمان بیچارے تعداد میں تھوڑے، سامان میں تھوڑے، غربت اور بے وطنی کے صدمات کے مارے ہوئے، ظاہری اسباب کے لحاظ سے اہل مکہ کے سامنے چند منٹوں کا شکار تھے مگر توحید اور رسالت کی محبت نے انہیں متوالا بنا رکھا تھا اور اس چیز نے جس سے زیادہ طاقتور دنیا میں کوئی چیز نہیں یعنی زندہ ایمان نے ان کے اندر ایک فوق العادت طاقت بھر دی تھی۔ وہ اس وقت میدان جنگ میں خدمت دین کا وہ نمونہ دکھا رہے تھے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہر ایک شخص دوسرے سے بڑھ کر قدم مارتا تھا اور خدا کی راہ میں جان دینے کیلئے بیقرار نظر آتا تھا۔ حمزہ اور علی اور زبیر نے دشمن کی صفوں کی صفیں کاٹ کر رکھ دیں۔

مسلمانوں کے پہلے شہید کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے آزاد کردہ غلام حضرت مہجعہ کو ایک تیر کا ہدف بنایا گیا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ یہ مسلمانوں کے پہلے شخص تھے جنہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس کے بعد بنی عدی بن نجار کے قبیلہ کے ایک شخص حضرت حارثہ بن سراقہ نے شہادت حاصل کی۔ آپ حوض سے پانی پی رہے تھے کہ آپ کی طرف ایک تیر پھینکا گیا جو آپ کی گردن میں پیوست ہو گیا اس طرح آپ درجہ شہادت پر فائز ہو گئے۔

اس جنگ میں صحابہ کا جوش جہاد جو دیکھنے میں آیا اس کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آج کے دن صبر کے ساتھ ثواب سمجھ کر جنگ کرے گا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے گا خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ یہ سن کر زبیر بن حمام نے جو بنی سلمی میں سے تھے کہا کہ واہ واہ میرے اور جنت کے درمیان صرف اتنا ہی وقفہ ہے کہ یہ لوگ مجھ کو قتل کر دیں اور پھر اپنی تلوار پکڑ کر اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔ عوف بن حارث نے جو عفراء کے بیٹے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس بات سے خوش ہوتا ہے۔ فرمایا دشمن کو زرہ وغیرہ لباس حرب سے خالی ہو کر قتل کرنے سے۔ اس پر انہوں نے اپنی زرہ اتار کر پھینک دی اور بہت سے کافروں کو قتل کرنے کے بعد خود بھی شہید ہو گئے۔

ابوجہل کو عفراء کے دو بیٹوں مُعاذ اور مُعَوّذ نے قتل کیا۔ یہ دونوں شِکروں کی طرح اس پر جھپٹے اور اس کو مار ڈالا۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو باتیں کرتے سنا کہ ابوالحکم تک کسی کی رسائی نہ ہو سکے گی چنانچہ میں نے ارادہ کر لیا کہ ضرور اس پر حملہ کروں گا اور میں اس پر جھپٹ پڑا اور تلوار کی ایک ضرب سے اس کا پاؤں ساق تک کاٹ دیا۔ اس کے بیٹے عکرمہ نے میرے کندھے پر وار کیا اور میرا ہاتھ اڑا دیا۔ صرف جلد کے سہارے وہ میرے پہلو میں اٹکا رہا۔ تمام دن میں اسی طرح لڑتا رہا جب تکلیف زیادہ ہوئی تو میں نے اس پر پاؤں رکھ کر جسم سے علیحدہ کر دیا۔

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر امت کا فرعون ہوتا ہے۔ اس امت کا فرعون ابوجہل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بری طرح قتل کیا۔ عفراء کے دونوں بیٹوں اور ملائکہ نے اسے قتل کیا اور عبداللہ بن مسعود نے اس کا کام تمام کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ابوجہل کو فرعون کہا گیا ہے۔ مگر میرے نزدیک وہ تو فرعون سے بڑھ کر ہے فرعون نے تو آخر کہا کہ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ مگر یہ آخر تک ایمان نہ لایا مکہ میں سارا فساد اسی کا تھا اور بڑا متکبر اور خود پسند، عظمت اور شرف کو چاہنے والا تھا۔

مشرکین کی طرف کنکریاں پھینکنے کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ سائبان سے باہر آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو کشت و خون کا میدان گرم پایا۔ اس وقت آپ نے ریت اور کنکر کی ایک مٹھی اٹھائی اور اسے کفار کی طرف پھینکا اور جوش کے ساتھ فرمایا۔ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ دشمنوں کے منہ بگڑ گئے۔ اور ساتھ ہی آپ نے مسلمانوں سے پکار کر فرمایا یکدم حملہ کرو۔ مسلمانوں کے کانوں میں اپنے محبوب آقا کی آواز پہنچی اور انہوں نے تکبیر کا نعرہ لگا کر یکدم حملہ کر دیا۔ دوسری طرف آپ کا مٹھی بھر کر ریت پھینکنا تھا کہ ایسی آندھی کا جھونکا آیا کہ کفار کی آنکھیں اور منہ اور ناک ریت اور کنکر سے بھرنے شروع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ خدائی فرشتوں کی فوج ہے جو ہماری نصرت کو آئی ہے اور روایت میں مذکور ہے کہ اس وقت بعض لوگوں کو یہ فرشتے نظر بھی آئے۔ بہرحال عتبہ، شیبہ اور ابوجہل جیسے رؤسائے قریش تو خاک میں مل ہی چکے تھے۔ مسلمانوں کے اس فوری دھاوے اور آندھی کے اچانک جھونکے کے نتیجہ میں قریش کے پاؤں اکھڑنے شروع ہو گئے اور جلد ہی کفار کے لشکر میں بھاگڑ پڑ گئی اور تھوڑی دیر میں میدان صاف تھا۔

جنگ بدر میں فرشتوں کے نزول کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا اس وعدے کے ساتھ کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

غزوہ بدر میں نزول ملائکہ کی تصدیق آنحضرت ﷺ نے بھی فرمائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بدر کے روز فرمایا یہ جبرئیل ہیں انہوں نے اپنے گھوڑے کی لگام کو پکڑا ہوا ہے اور جنگی آلات سے آراستہ ہیں۔ حضرت جبرئیل نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا آپ ﷺ مسلمانوں میں اہل بدر کو کیا مقام دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بہترین مسلمان یا ایسا ہی کوئی کلمہ فرمایا۔ جبرئیل نے کہا اور اسی طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ سہیل بن عمرو جو اس وقت کافر تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بدر کے دن چتکبرے گھوڑوں پر سفید لوگوں کو دیکھا وہ آسمان اور زمین کے درمیان تھے اور قریشی افراد کو قتل کر رہے تھے اور قیدی بنا رہے تھے۔ غرض بدر میں فرشتوں کو صرف مسلمانوں نے ہی نہیں دیکھا بلکہ کفار نے بھی دیکھا ہے۔

مشرکین کی شکست کے بارے میں لکھا ہے کہ تھوڑی دیر بعد مشرکین کے لشکر میں ناکامی اور اضطراب کے آثار نمودار ہو گئے۔ ان کی صفیں مسلمانوں کے تابڑ توڑ حملوں سے درہم برہم ہونے لگیں۔ معرکہ اپنے انجام کے قریب جا پہنچا پھر مشرکین کے جتھے بے ترتیبی کے ساتھ پیچھے ہٹے اور ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ مسلمانوں نے مارتے کاٹتے اور پکڑتے باندھتے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ ان کو بھرپور شکست ہو گئی۔

پھر ایک جگہ لکھا ہے کہ یہ معرکہ مشرکین کی شکست فاش اور مسلمانوں کی فتح مبین پر ختم ہوا اور اس میں چودہ مسلمان شہید ہوئے۔ چھ مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے لیکن مشرکین کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر قید کئے گئے جو عموماً قائد اور سردار اور بڑے بڑے سربرآوردہ حضرات تھے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: کچھ دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ فلسطین کے مسلمانوں کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کیلئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ مظلوموں کی دادرسی فرمائے۔ ان کو ایسی لیڈرشپ عطا فرمائے جو ان کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ان کو صحیح رہنمائی کرنے والے ہوں اور انہیں ظلموں سے نکالنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اسی طرح سویڈن میں اور بعض دوسرے ملکوں میں آزادی رائے اور مذہبی آزادی کے نام پر غلط کام کرنے والوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے اور اس بہانے سے جو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں، قرآن کریم کی بے حرمتی کرتے ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی ان کے پکڑ کا سامان فرمائے۔ اس میں بھی مسلمان حکومتوں کا قصور ہے جن میں پھوٹ کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتیں اس قسم کی غلط حرکتیں کرتی ہیں۔ پس مسلمان رہنماؤں اور امہ کیلئے بہت دعائیں کریں اس کی بہت ضرورت ہے۔ پھر فرانس میں جو حالات ہیں یہاں بھی مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ردّ عمل جو ہے مسلمانوں کا وہ بھی غلط ہے۔ توڑ پھوڑ سے تو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کو اپنے عمل اسلامی تعلیم کے مطابق کرنے ہوں گے۔ جب مسلمانوں کے قول و فعل اسلامی تعلیم کے مطابق ہوں گے تو تبھی کامیابیاں بھی ملیں گی۔

بہرحال ہم تو دعا کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر مسلمان دنیا کیلئے اور عمومی طور پر تمام دنیا کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ظلم سے محفوظ رکھے اور دنیا میں امن و امان کی صورتحال بھی پیدا ہو جائے۔ سب ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی اہمیت کو سمجھنے والے ہوں ورنہ دنیا جس طرف جا رہی ہے بہت دفعہ میں کہہ چکا ہوں بہت بڑی تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اسی طرح پاکستان میں جو احمدی ہیں ان کیلئے بھی بہت دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad